Regd. No P 67

رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷

جلد ۱۰ | ۹ نبوت ۱۳۴۰ ہش یکم جمادی الثانی ۱۳۸۱ھ ۹ نومبر ۱۹۶۱ء | نمبر ۴۵

اخبار احمدیہ

ربوہ ۸ نومبر (بوقت ۸½ بجے صبح) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ آج کی رپورٹ مظہر ہے کہ

اس وقت عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب کرام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل و عاجل شفایابی اور کام والی لمبی زندگی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرماتے۔ آمین۔

قادیان ۵ نومبر مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر مبلغ ماریشس۔ ربوہ سے آج مقامات مقدسہ کی زیارت کے لئے مع اہل و عیال یہاں پہنچے۔ موصوف کو عرصہ چھ سال تک ماریشس میں اسلام کی تبلیغ کی خدمت بجالانے کی سعادت حاصل ہوئی۔

قادیان ۷ نومبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع بیگم صاحبہ امرتسر میں تشریف لے گئے۔ اور ہر دو صاحبزادیاں قادیان میں بخیریت ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر دو موصوفین کو دہاں بخیر و عافیت سے رکھے اور بسلامت واپس لائے اور خوشیاں دکھائے۔ آمین۔

ڈنمارک کے مشہور شہر کوپن ہیگن میں مسجد کی تعمیر کا فیصلہ

—— دافر ——

ڈینش ترجمۃ القرآن کی تکمیل و اشاعت کا اہتمام

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب یورپ میں قیام کے دوران سکنڈے نیویا مشن کے دورہ پر بھی تشریف لے گئے۔ آپ کوپن ہیگن میں ۸ اکتوبر کو پہنچے اور ۱۲ اکتوبر کو واپس ہیگ تشریف لے گئے۔ ان دنوں میں آپ نے تبلیغی اور انتظامی امور کا جائزہ لیا اور ان امور کے علاوہ اشاعتِ لٹریچر کے متعلق انچارج سکنڈے نیوین مشن کی ضروری رہنمائی فرمائی۔

ڈنمارک میں اسلام کی روز افزوں ترقی کے پیش نظر مکرم صاحبزادہ صاحب نے فیصلہ فرمایا کہ کوپن ہیگن میں زمین خرید کر مسجد کی تعمیر کا انتظام کیا جائے۔ چنانچہ زمین کی خرید کے لئے کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔ جب تک مسجد تعمیر نہیں ہوتی اس وقت تک کے لئے عارضی طور پر ایک مشن ہاؤس خرید لیا گیا ہے۔

پریس کانفرنس

مسجد کی تعمیر کی خبر کو ملکی پریس نے نمایاں اہمیت دی ہے۔ مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی آمد پر ایک پریس کانفرنس منعقد کی گئی جس میں کثرت سے پریس رپورٹرز اور نیوز ایجنسیز کے نمائندے شامل ہوئے۔ اور بہت سے کثیر الاشاعت اخبارات نے پریس کانفرنس کی رپورٹ شائع کیا۔ اور اہم صفحات پر آپ کے فوٹو اور بیان کو جگہ دی۔ خاص طور پر مسجد کی تعمیر کی تجویز کو نمایاں رنگ میں بڑی بڑی سرخیوں کے ساتھ شائع کیا۔ مثلاً ایک سرخی یہ تھی:۔

"گنبد اور مینارہ کے ساتھ کوپن ہیگن کے سنٹر میں ایک مسجد تعمیر کی جائے گی"

آگے چل کر خبر میں لکھا:۔

"یہ فیصلہ کہ مسجد جلد تعمیر کی جائے گی۔ اس بنیاد پر کیا گیا ہے کہ سکنڈے نیویا اور خصوصاً ڈنمارک میں اسلام جلد جلد ترقی کر رہا ہے۔ اور ڈنمارک کے مسلمانوں کی اکثریت کوپن ہیگن میں رہتی ہے"

"جماعت احمدیہ نے ساری دنیا میں تبلیغی مشن قائم کر رکھے ہیں۔ اور ان مشنوں کے نگران محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ہیں جنہوں نے اپنے فیصلہ کا اعلان گذشتہ رات پریس کانفرنس میں کیا ہے"

احباب کو علم ہے کہ اس سے پہلے یورپ میں کئی مقامات پر احمدیہ مساجد موجود ہیں۔ مثلاً لنڈن۔ ہیمبرگ اور فرینکفورٹ (جرمنی) اور ہیگ (ہالینڈ) میں۔

مقامی جماعت کا عشائیہ

محترم صاحبزادہ صاحب کے اعزاز میں ڈنمارک کے نو احمدی احباب نے بھی عشائیہ پیش کیا جس میں بہت سے معززین مدعو تھے۔ احباب آپ کے التفات اور اخلاص سے بہت متاثر ہوئے۔ دوسرا عشائیہ سویڈن کی جماعت نے پیش کیا۔ یہاں کی مجلس خدام الاحمدیہ کے قائد حضرت ابراہیم بیگ ڈیچ کی بچی کا نام محترم صاحبزادہ صاحب نے آمنہ رکھا اور اسکے کان میں اذان دی۔ محترم صاحبزادہ صاحب کے استفسار پر معلوم ہوا کہ حضرت ابراہیم بیگ ڈیچ صاحب مغل نسل سے ہیں مگر وہ یوگوسلاویہ میں پیدا ہوئے انکے آباؤ اجداد ترکی اور ایرانی تھے گویا نسلی لحاظ سے بھی ان کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ہے۔ حضرت ابراہیم بیگ ڈیچ صاحب بڑی مؤثر تبلیغ کرتے ہیں۔ اور ان کے ذریعہ ۱۲ احباب مشرف بہ اسلام ہو چکے ہیں۔

ترجمہ قرآن مجید ڈینش

ترجمہ قرآن مجید ڈینش جو اب تک سات پاروں تک چھپ چکا ہے اسکی تکمیل اشاعت کے متعلق بھی محترم صاحبزادہ صاحب نے انچارج مشن مکرم مولوی کمال یوسف صاحب کو ضروری ہدایات دیں۔

اخبار بدر کا جلسہ سالانہ نمبر

قادیان میں جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۶-۱۷-۱۸ دسمبر ۱۹۶۱ء منعقد ہو رہا ہے حسب سابق امسال بھی اس مبارک موقعہ پر اخبار بدر کا ایک خاص نمبر شائع کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جو دوست اس خاص نمبر کیلئے اپنا کوئی مضمون یا منظوم کلام بھیجنا چاہیں وہ جلد از جلد ارسال فرما دیں۔ جملہ ایسے مضامین صاف خوشخط اور صفحہ کے ایک حصہ پر لکھے ہوں اور ۳۰ نومبر تک پہنچ جانے چاہئیں —— (ایڈیٹر)

قادیان میں جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

بتاریخ ۱۶-۱۷-۱۸ دسمبر ۱۹۶۱ء منعقد ہوگا

احباب کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ قادیان میں جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ امسال بھی ۱۶-۱۷-۱۸ دسمبر ۱۹۶۱ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ جملہ امراء۔ صدر صاحبان و مبلغین کرام اس روحانی اجتماع میں شمولیت کیلئے احباب جماعت اور زیر تبلیغ دوستوں میں تحریک فرمائیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں قادیان تشریف لا کر اس روحانی اجتماع کی عظیم الشان برکات سے مستفید ہوں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

محمد صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان ——— مورخہ ۹ نومبر ۱۹۶۱ء

تحریک جدید کا نیا سال

ربوہ میں مجلس انصار اللہ کا سالانہ اجتماع بتاریخ ۲۷، ۲۸، ۲۹ اکتوبر منعقد ہوا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد سے اس اجتماع کے آخری اجلاس میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے تحریک جدید کے دفتر اول کے اٹھائیسویں اور دفتر دوم کے ۱۸ ویں سال کا اعلان فرمایا۔ اس موقعہ پر محترم صاحبزادہ صاحب نے جو ولولہ انگیز اور ایمان افروز تقریر کی۔ اس کا مکمل متن تو تاحال اشاعت پذیر نہیں ہوا۔ تاہم الفضل کی رپورٹ کے مطابق "آپ نے نئے سال کا اعلان فرماتے ہوئے احباب جماعت کو اشاعت اسلام کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانیاں پیش کرنے کی تلقین فرمائی۔ آں محترم نے تحریک جدید کی مساعی کا ذکر کرنے کے بعد اس امر پر مسرت کا اظہار فرمایا کہ نہایت بے سروسامانی کے باوجود جماعت نے اسلام کی شاندار خدمات انجام دی ہیں۔ آپ نے فرمایا تاہم ابھی کام کا بہت بڑا حصہ باقی ہے یورپین اقوام کو بھی اور افریقین اقوام کو بھی آغوش اسلام میں لانا ہے اور یہ کام ہم سے جس قدر قربانیوں کا مطالبہ کرتے ہیں اس کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا ہے۔ افریقہ میں تبلیغ اسلام کی ضرورت اور افادیت پر زور دیتے ہوئے آں محترم نے وہاں زیادہ سے زیادہ سکول اور ہسپتال کھولنے کی اپیل فرمائی نیز تعلیم یافتہ مخلصین جماعت کو وقف زندگی (خواہ ساری عمر کے لئے ہو یا تین تین سال کے لئے) کی تحریک فرمائی مالی قربانی کے متعلق فرمایا کہ اس میں تو ہر فرد جماعت کو حصہ لینا چاہیئے"

تحریک جدید کا مالی سال ۳۰ نومبر کو ختم ہوا کرتا ہے۔ اس لحاظ سے سال کے اختتام سے قبل ہی اگلے سال کے آغاز کا اعلان دوہری برکت کا موجب ہے اول جو دوست کسی مجبوری کے باعث ۲۷/۱۷ ویں سال کا چندہ پورے طور پر ادا نہیں کر سکے وہ پوری کوشش کریں کہ مقررہ تاریخ کے اختتام سے قبل ہی اپنی موعودہ رقوم مرکز میں بھجوا دیں۔ تا جس مقصد کے لئے انہوں نے اس مالی جہاد میں حصہ لے رکھا ہے۔ مرکز سلسلہ عملی رنگ میں ان کے اموال کو خدمت و اشاعت دین کے کام میں لا سکے اور ساتھ ہی اگلے سال کے وعدہ جات بھی بڑھ چڑھ کر لکھوانے اور انہیں جلد از جلد پورا کرنے کی طرف توجہ دیں کیونکہ وعدہ کی جو رقوم جلد سے جلد مرکز میں پہنچ جاتی ہیں۔ ان کی وجہ سے تبلیغ و اشاعت کے پروگرام کو بسہولت چلانے اور اُسے وسعت دینے . . . دینے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ اور یہ بات تو سب مخلصین جانتے ہیں کہ نیکی میں سبقت لے جانے والے زیادہ سے زیادہ اجر کے مستحق ہوتے ہیں۔ پس اس امر کی طرف بھی خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

گو یہ بات بالکل واضح ہے کہ ہر شخص کو اپنے اہل و عیال اور دیگر لواحقین کے لازمی اخراجات کا بھی پاس ہی کی فکر ضرور ہوتی ہے۔ اور پھر جبکہ زمانہ دن بدن سخت گرانی کی طرف بڑھ رہا ہے ایسے حالات میں احباب جماعت کی اخراجات ذاتی کے متعلق فکرمندی ایک مسلمہ امر ہے۔ لیکن جس صورت میں کہ نئی زمانہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا کام خدا تعالیٰ نے احمدیہ جماعت ہی کے سپرد کیا ہے اور با وجود ہمارے غریب ہونے کے اس کام کے لئے ہمیں ہی انتخاب فرمایا تو ہر قسم کی ذاتی تنگی ترشی برداشت کر کے بھی ہمیں اس راہ میں قدم آگے بڑھانا ہے۔ ایسے موقعہ پر ارشاد نبوی

بدأ الاسلام غريبا وسيعود
غريبا فطوبى للغرباء

دین اسلام کی مدد زنیوالے غرباء کے لئے بڑا ہی تسلی و اطمینان کا ذریعہ ہے۔ کیا ہی خوش قسمت ہیں غرباء کہ ابتدائی زمانہ میں بھی دین کی خاص خدمت کا موقع ملا تو انہیں کو اور پھر اس کی نشأۃ ثانیہ میں بھی اس گروہ کو خدمت و اشاعت دین کی سعادت حاصل ہوئی!!

جہاں تک اس بابرکت تحریک کے افادی پہلوؤں کا تعلق ہے یہ تو ایسے ظاہر و باہر ہیں کہ آج جو ساری دنیا میں منظم طور پر اسلام کی طرف دعوت دی جا رہی ہے اور اس کی باقاعدہ تبلیغ و اشاعت کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ یہ شرف روئے زمین کے کروڑہا مسلمانوں میں سے صرف ہماری جماعت کو حاصل ہے۔ اور یہ شرف اسی بابرکت تحریک کے ذریعہ سے حاصل ہوا ہے۔ تحریک جدید ایک ایسے شجرہ طیبہ کی حیثیت حاصل کر چکی ہے جس کی شاخیں دور اکناف عالم میں نکل گئی ہیں۔ اس کے حیات آفریں لذیذ و شیریں پھل ایک دنیا کو زندہ کر رہے ہیں اور ان کے اندر سچی روحانیت اور خدا شناسی کا مادہ پیدا کر رہے ہیں

تحریک جدید کو جاری ہوئے ۲۷ سال تمام ہو کر اب ۲۸ ویں سال کا آغاز ہو رہا ہے۔ اس عرصہ میں کیا کچھ روحانی انقلاب رونما ہوا۔ یہ ایک کھلی کتاب ہے۔ بیرونی ممالک میں جگہ جگہ مساجد کی تعمیر۔ کلام اللہ کے مختلف زبانوں میں تراجم اسلامی تعلیمات سے پُر کتابوں کی طبع و اشاعت مبلغین و مبشرین اسلام کا ہر قسم کی جانی قربانیاں پیش کرتے ہوئے اکناف عالم میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی طرف دعوت دینا اعلیٰ اخلاق اور پختہ دلائل کے ذریعہ زمانہ کی مادی ترقی کے ساتھ روحانی غذا کی اہمیت و ضرورت کو پیش کرنا یہ سب تحریک جدید کا ثمرہ ہے۔

ہمارے اپنے ملک میں صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندہ جات کے ساتھ تحریک جدید کے چندہ جات کو بھی شامل کر کے انہیں تبلیغی مقاصد میں خرچ کیا جاتا ہے اور ہر شخص جو تحریک جدید میں حصہ لیتا ہے وہ خدمت و اشاعت دین کے کام میں معاونت اور آسمانی کا سہارا بن جاتا ہے۔

علاوہ ازیں جس شخص نے اس بابرکت تحریک کی جملہ تفصیلات کا مطالعہ کیا ہے اور حضور انور کی طرف سے بیان کردہ جملہ مطالبات تحریک پر اس کی نگاہ ہے وہ جانتا ہے کہ حضور نے اس تحریک کے ذریعہ سے جماعت سے صرف مالی مطالبات ہی نہیں کئے بلکہ جماعت کیلئے ان کو نتائج کی نشاندہی بھی فرمائی جو کہ مالی مطالبات کو پیدا کرنے میں بھی ممد و معاون ہیں ساتھ ہی ساتھ بہت سے اخلاقی اور روحانی حقائق کے دیکھنے بلکہ ہر ایک کو خوبی سے کھول دیئے گویا یہ جملہ مطالبات میں سادہ زندگی بسر کرنے کا مطالبہ ہے جس کے ماتحت حضور نے تمام مخلصین جماعت سے تمام قسم کے فضول اور غیر ضروری اخراجات سے مجتنب رہنے کا عہد لیا۔ چنانچہ فضولیات پر نگاہ کیجئے جن میں اس وقت دوسری دنیا خطرناک طور پر پھنسی ہوئی ہے جس کے نتیجہ میں وہ اپنے مالوں کی تباہی کے ساتھ اپنی روحانی قوتوں سے بھی ہاتھ دھو رہی ہے۔ بطور مثال سینما کو ہی لے لیں کس سرعت کے ساتھ ساری دنیا آج اس لعنت (باقی صفحہ ۱۲ پر)

تحریک جدید کا نیا سال ۲۸/۱۸

اور

۶۱/۶۰ تک نقد ادا کرنے والوں کی دعائیہ فہرست

تحریک جدید کے نئے سال ۲۸/۱۸ کا اعلان سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرما چکے ہیں اور بدر کے گذشتہ پرچہ میں شائع کیا جا چکا ہے۔ ۶۱/۶۰ تک جو مخلصین نئے سال کے وعدے پورے کے پورے ادا فرما دیں گے ان کی فہرست سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کے لئے بھجوائی جائے گی۔ مخلصین جماعت سے درخواست ہے کہ وہ تحریک جدید کے چندوں کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے شروع سال ہی میں اس فرض سے سبکدوش ہو کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

عالم اسلام

از حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ربوہ

مَیں جب بھی جاگتا ہوں دیکھتا ہوں رات باقی ہے
سیہ بختی کا عالم شدتِ حالات باقی ہے

حدیثِ شوق کیا کہیئے یہی بہتر ہے چپ رہیئے
بہت سی اُلجھنیں۔ کوئی نہ کوئی بات باقی ہے

بظاہر تو نظر آتی ہے رُسوائی ہی رُسوائی
مگر ہاں کچھ دلوں میں عزتِ سادات باقی ہے

سکوتِ موت طاری ہے مصیبت سخت بھاری ہے
بہ اُمید تلافیٔ مہتمم ما فات باقی ہے

دلائل ختم ہیں پھر بھی مسائل حل نہیں ہوتے
کشاکش ہائے توجیہات و ترجیحات باقی ہے

سلامت میرِ میخانہ کہ اکمل لطف جانانہ
بڑھائے لطف سلمانہ جو کچھ فی الذات باقی ہے

جو کرنا ہے وہ کرلو اور دامن شوق سے بھرلو
نہ جائے رائیگاں جو زندگی مُرجات باقی ہے

اپنے مقصد کی برتری اور کامیابی پر پورا یقین پیدا کرو

جب کوئی شخص اس یقین سے لبریز ہو جائے تو اسکے اندر کام کی غیر معمولی طاقت اور قوت پیدا ہو جاتی ہے

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۵ر جون ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

فرمایا:-
کچھ دن ہوئے میں نے یہ ذکر کیا تھا کہ جو جماعتیں اپنے اپنے مقاصد میں کامیاب ہونا چاہیں ان کے لئے

کچھ اصول مقرر ہوتے ہیں

اور میں نے کہا تھا کہ میں ان اصول کے متعلق پھر کسی مجلس میں کچھ باتیں بیان کروں گا۔ مگر اس کے بعد چونکہ بعض اور مضامین شامل ہوتے گئے۔ اس لئے یہ مضمون بیان نہ ہو سکا۔ آج میں اسی مضمون کا کچھ حصہ بیان کرنا چاہتا ہوں۔

یاد رکھنا چاہیئے

کہ کسی مقصد میں کامیابی کے لئے سب سے پہلی بڑی اور ضروری بات یہ ہوتی ہے کہ جماعت کو اپنے مقصد کے متعلق یقین ہو۔ یعنی ایک مقصدِ عالیہ جو اس کے سامنے ہو اس کے متعلق اسے کامل یقین ہو کہ یہ مقصد ٹھیک ہے صحیح ہے اور مفید ہے۔ دینی اور دنیوی جماعتوں کے الگ الگ مقاصد ہوتے ہیں کوئی ایک مقصد انسان اپنے سامنے رکھ لیتا ہے اور پھر اس کی کامیابی کے لئے کوشش شروع کر دیتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا (بقرہ آیت ۱۴۹) یعنی ہر شخص کے سامنے ایک مقصد ہوتا ہے جس کی طرف وہ اپنی پوری توجہ مبذول کر دیتا ہے۔ اس جگہ "وجھۃ" سے مراد وہ مطمح نظر یا مقاصد عالیہ ہیں۔ جو مفید اور بابرکت ہوں چاہے وہ دینی ہوں یا دنیوی۔ دینی جماعتوں کے سامنے بھی ایک مفید مقصد کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ اور دنیوی جماعتوں کے پیش نظر بھی ایک مفید اور بابرکت مقصد کا ہونا ضروری ہوتا ہے جب تک ان دونوں قسم کی جماعتوں کے سامنے کوئی

مفید اور بابرکت مقصد

نہ ہو ان کے اندر بیداری پیدا نہیں ہو سکتی ایک مذہبی جماعت دنیوی بادشاہت کے پیچھے نہیں پڑتی۔ بلکہ وہ اپنے سامنے یہ مقصد رکھتی ہے کہ میں نے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہے اور اس کی بادشاہت کو دنیا میں قائم کرنا ہے اور جب مومن اس مقصد کو اپنے سامنے رکھ لیتے ہیں تو وہ سمجھ لیتے ہیں یہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کہ کام ہم ہی نے کرنا ہے کسی اور نے نہیں کرنا۔ دنیا اور کاموں میں لگی رہتی ہے مگر وہ خدا تعالیٰ کی بادشاہت کی بنیادیں رکھ رہے ہوتے ہیں۔ پس کامیابیوں اور ترقیات کے لئے سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ قوم کے سامنے ایک مقصدِ عالی ہو کیونکہ جب تک مقصدِ عالی نہ ہو گا بیداری پیدا نہ ہو سکے گی۔ اور اس مقصد کے متعلق اس قوم یا جماعت کے اندر یہ احساس پایا جائے کہ یہ کام ہم نے ہی کرنا ہے اور کسی نے نہیں کرنا جب یہ روح اس کے اندر پیدا ہو جائے گی تو اس مقصد کے حصول میں کوئی روک نہیں رہے گی۔

کامیابیاں اور کامرانیاں

اس کے قدم چومیں گی اور ہر میدان میں فتح کا سہرا اس کے سر ہوگا۔ مگر اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیئے۔ کہ مذہبی جماعتیں زمین کی بادشاہت کے حصول کے لئے کوشاں رہتی ہیں۔ جیسے حضرت مسیحؑ نے فرمایا ہے کہ اے خدا تیری بادشاہت جیسے آسمان پر ہے ویسی ہی زمین پر بھی ہو۔ یہی وجہ تھی کہ یہودیوں کے اندر غلط فہمی سے یہ احساس پیدا ہو گیا تھا کہ مسیحؑ زمین کی بادشاہت چاہتا ہے۔ حالانکہ وہ آسمانی بادشاہت چاہتا تھا۔ اور عیسائیوں کے دلوں میں اس مقصد کے حصول کے لئے جوش پیدا ہو گیا تھا اور وہ سمجھ گئے تھے کہ

یہ کام ہم نے ہی کرنا ہے

اور اسی مقصد کے پیش نظر ان میں سے ہر ایک قربانی کرتا تھا اور ان میں یک جہتی اور یکسوئی پائی جاتی تھی جس کی وجہ سے وہ جماعت طاقت پکڑ گئی۔ پھر جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو آپؐ نے بتایا کہ مسیح جو کہتا تھا کہ میں کچھ مدت کے بعد آسمان پر چلا جاؤں گا۔ یہ دراصل پیشگوئی تھی کہ ایک مدت تک میری بادشاہت قائم رہے گی۔ پھر خدا کسی اور کو بھیج دے گا۔ جس کی حکومت دائمی ہو گی۔ پس جب مسیح کی بادشاہت آسمان پر چلی گئی تو اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھیج دیا۔ شروع شروع میں آپؐ کے ساتھ دس بیس صحابہؓ تھے۔ لیکن ان میں سے ہر شخص یہ سمجھے ہوئے تھا کہ میں نے ہی خدا کے دین کو دنیا میں قائم کرنا ہے۔ اور وہ اس بات کو اچھی طرح جانتے تھے کہ

کام صرف اور صرف ہمارا ہی ہے

اور اس کو ہم نے ہی سر انجام دینا ہے۔ عتبہ، شیبہ، ولید اور ابوجہل وغیرہ نے سر انجام نہیں دینا۔ پس وہ سب کے سب خدا تعالیٰ کے دین اور اس کی بادشاہت کے قیام کے لئے لگے رہے۔ اور آخر کامیاب ہو گئے۔ اس وقت ہر شخص جو اسلام کے اندر داخل ہوتا تھا وہ اس ارادہ سے آتا تھا کہ میں نے اپنی جان کو ہلاک کر دینا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کی بادشاہت کو قائم کر کے چھوڑنا ہے اور ان میں سے ہر شخص یہ سمجھتا تھا کہ یہ کام میں نے ہی کرنا ہے۔

یہ قدرتی بات ہے کہ جب کوئی شخص کسی کام کے متعلق یہ سمجھ لے کہ یہ میں نے ہی کرنا ہے۔ تو اس کے اندر بیداری پیدا ہو جاتی ہے۔ عام طور پر ہماری جماعت کے

لوگوں کا طریق ہے

کہ وہ ایک دوسرے کو دعا کے لئے کہتے رہتے ہیں ان میں سے بعض تو سنجیدگی کے ساتھ اور فرضاً کہتے ہیں اور بعض عادتاً کہہ جاتے ہیں۔ اور پھر جن کو دعا کے لئے کہا جاتا ہے۔ وہ بھی ان دونوں پہلوؤں کو لیتے ہیں جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ مجھ کو جو دعا کے لئے کہا گیا ہے یہ رسماً اور سنجیدگی کے ساتھ نہیں کہا گیا تو وہ دعا نہیں کرتا اور بھول جاتا ہے۔ لیکن جو شخص دعا کی درخواست کرنے والے کے متعلق یہ سمجھتا ہے کہ اس کو واقعی کوئی مصیبت درپیش تھی۔ اور اس نے میری دعا کی قبولیت پر یقین رکھتے ہوئے مجھ سے دعا کی درخواست کی ہے وہ ضرور دعا کرتا ہے۔ اور ایسی دعا ہی اللہ تعالیٰ کے حضور قبول ہوتی ہے مثلاً مجھے

اپنا ایک واقعہ یاد ہے

گذشتہ ۱۹۱۷ء میں ڈاکٹر مطلوب خاں صاحب انگریزی فوج میں بھرتی ہو کر بغداد گئے۔ ان کے بھائی نذیر احمد صاحب یہاں تھے۔ وہ ہمارے چھوٹے بھائی میاں شریف احمد صاحب کے ساتھ پڑھتے رہے تھے۔ ان دنوں ہمارا طریق تھا کہ ہم حضرت اماں جان مدظلہا العالی کے ساتھ شام کا کھانا کھایا کرتے تھے ایک دن ہم کھانا کھا رہے تھے تو میاں شریف احمد صاحب نے مجھے بتایا کہ انہیں نذیر احمد صاحب نے بتایا ہے کہ ان کے بھائی ڈاکٹر مطلوب خاں صاحب مارے گئے ہیں اور یہ خبر ان کو گورنمنٹ کی طرف سے ملی ہے۔ اس سے کچھ دن پیشتر ہی ڈاکٹر صاحب کی والدہ اور والد صاحب یہاں آئے تھے اور میں نے ان دونوں کو دیکھا تھا۔ وہ دونوں بہت ضعیف تھے۔

اور عجیب بات یہ ہے

کہ میں یہ سمجھتا تھا کہ ڈاکٹر صاحب ان کے اکلوتے بیٹے ہیں حالانکہ وہ سات بھائی تھے جب میں نے ان کے مارے جانے کی خبر سنی تو مجھے ان کے بوڑھے والدین کا خیال کر کے بہت صدمہ ہوا۔ اور میں نے یہ خیال کیا کہ ان بے چاروں کا یہی ایک بیٹا بڑھاپے کا سہارا تھا اب ان کا کیا حال ہو گا چنانچہ جب میں عشاء کی نماز کے بعد بیت الدعا میں سنتیں پڑھنے کے لئے گیا تو نہایت جوش اور رقت کے ساتھ میرے منہ سے بار بار یہ الفاظ نکلنے لگے کہ الٰہی ڈاکٹر مطلوب خاں زندہ ہو جائیں۔ مگر پھر میرے دل میں خیال آتا کہ ہمارا تو یہ عقیدہ ہی نہیں کہ کوئی شخص ایک دفعہ مر کر دوبارہ زندہ ہو جائے مگر اس خیال کے آنے کے بعد بھی میرے منہ سے بے اختیار یہ دعا نکل جاتی کہ الٰہی ڈاکٹر مطلوب خاں صاحب زندہ ہو جائیں اور یہ دعا برابر میرے منہ سے نکلتی رہی۔ رات کو جب میں سویا تو

میں نے رویا میں دیکھا

کہ ڈاکٹر مطلوب خاں صاحب مجھے ملے ہیں اور انہوں نے تین چار دن پہلے کی تاریخ بتا کر کہا کہ میں زندہ ہوں۔ میں نے دوسرے دن کھانا کھاتے وقت یہ خواب میاں شریف احمد صاحب کو سنائی اور ساتھ ہی کہا یہ خواب ہے تو سچی کیونکہ میرا دل گواہی دیتا ہے کہ یہ خواب سچی ہے مگر میں واقعات کو کیا کروں مرے ہوئے آدمی تو زندہ نہیں ہو سکتے اور اس کی کوئی تعبیر سمجھ میں نہیں آتی۔ میاں شریف احمد صاحب نے میری یہ خواب نذیر احمد صاحب کو سنائی وہ بھی اس پر حیران ہوئے۔ لیکن دوسرے ہی دن نذیر احمد صاحب نے بتایا بتایا کہ ڈاکٹر مطلوب خاں صاحب کی تار آئی ہے کہ میں

صحیح سلامت ہوں۔ یہ سنکر سب حیران رہ گئے کہ گورنمنٹ تو اطلاع دے رہی ہے کہ مطلوب خاں فوت ہو چکا ہے۔ اور خود مطلوب خاں صاحب تار دیتے ہیں کہ میں زندہ ہوں۔

اصل بات یہ تھی

کہ ڈاکٹر مطلوب خاں صاحب ایک لڑائی میں شامل ہوئے۔ اور اسی حملہ میں ایک ڈاکٹر کی لاش ملی۔ وہ ڈاکٹر تو سکھ تھا مگر اس کی داڑھی کی وجہ سے انہوں نے سمجھا کہ یہ ڈاکٹر مطلوب خاں کی لاش ہے اور چونکہ لاش کا چہرہ بالکل پہچاننے کے قابل نہ رہ گیا تھا اور پھر وہاں ڈاکٹر مطلوب خانصاحب ہی معروف تھے اس لئے سمجھ لیا گیا کہ وہ مارے گئے ہیں اور گورنمنٹ نے انکے مرنے کی خبر بھی دے دی۔ درحقیقت مطلوب خاں صاحب کو دشمن قید کر کے لے گئے تھے اور جب اتحادیوں کے ہوائی جہازوں نے دشمن پر بمباری کی تو دشمن میں افراتفری پھیل گئی اور وہ کسی طرح بھاگ گئے میں کامیاب ہو گئے۔ پس دعا کے لئے درد دل کا ہونا ضروری ہے۔ ایک دفعہ حضرت عبد اللہ بن عباس رض سے کسی نے پوچھا کہ آپ کے دل میں سب سے بڑھ کر کس شخص کے لئے دعا کرنے کے لئے جوش پیدا ہوتا ہے۔ انہوں نے فرمایا جو شخص میرے پاس آ کر یہ کہے کہ میرا آپ کے سوا اور کوئی نہیں ہے اس کے لئے میرے دل میں بہت جوش پیدا ہوتا ہے۔ پس جو آکر کہتا ہے کہ میرا تمہارے سوا اور کوئی نہیں اس کے لئے دل میں درد پیدا ہو جاتا ہے مثلاً جب میں نے ڈاکٹر صاحب کی وفات کی خبر سنی۔ تو مجھے ان کے بوڑھے والدین کا خیال کر کے سخت صدمہ ہوا۔ اور میں نے خیال کیا کہ ان کا میرے سوا کوئی نہیں رہا۔ اس لئے اس قدر درد اور سوز کے ساتھ میرے دل سے دعائیں نکلیں کہ اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر صاحب کو صحیح سلامت رکھ لیا پس کسی مقصد کے لئے یہ جان لینا ضروری ہوتا ہے کہ یہ کام صرف میں نے ہی سرانجام دینا ہے

اللہ تعالیٰ کے مرسل جب آتے ہیں

اس وقت ہر شخص جو ان کی جماعت میں داخل ہوتا ہے یہ سمجھتا ہے کہ دین کا کام میرے سوا اور کسی نے نہیں کرنا۔ جب وہ یہ سمجھے تو وہ اس کی انجام دہی کے لئے اپنی ساری قوتیں صرف کر دیتا ہے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ وہ مجنون بن جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب فوت ہوئے تو میں نے اس قسم کی آوازیں سنیں کہ آپ کی وفات بے وقت ہوئی ہے ایسا کہنے والے یہ تو نہیں کہتے تھے کہ نعوذ باللہ آپ جھوٹے ہیں۔ مگر یہ کہتے تھے کہ آپ کی وفات ایسے وقت میں ہوئی ہے جبکہ آپ نے خدا تعالیٰ کا پیغام اچھی طرح نہیں پہنچایا اور پھر آپ کی بعض پیشگوئیاں بھی پوری نہیں ہوئیں۔ میری عمر اس وقت انیس سال کی تھی۔ میں نے جب اس قسم کے فقرات سنے تو میں

آپ کی لاش کے سرہانے

جا کر کھڑا ہو گیا اور میں نے خدا تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے دعا کی کہ اے خدا یہ تیرا محبوب تھا جب تک یہ زندہ رہا اس نے تیرے دین کے قیام کے لئے بے انتہا قربانیاں کیں۔ اب جبکہ اس کو تو نے اپنے پاس بلا لیا ہے لوگ کہہ رہے ہیں کہ اس کی وفات بے وقت ہوئی ہے ممکن ہے ایسا کہنے والوں یا ان کے ساتھیوں کے لئے اس قسم کی باتیں ٹھوکر کا موجب ہوں اور جماعت کا شیرازہ بکھر جائے اس لئے اے خدا

میں تجھ سے یہ عہد کرتا ہوں

کہ اگر ساری جماعت بھی تیرے دین سے پھر جائے تو میں اس کے لئے اپنی جان لڑا دوں گا۔ اس وقت میں نے سمجھ لیا تھا کہ یہ کام میں نے ہی کرنا ہے۔ اور یہی ایک چیز تھی جس نے انیس سال کی عمر میں ہی میرے دل کے اندر ایک ایسی آگ بھر دی کہ میں نے اپنی زندگی دین کی خدمت پر لگا دی اور باقی تمام مقاصد کو چھوڑ کر صرف یہی ایک مقصد اپنے سامنے رکھ لیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جس کام کے لئے تشریف لائے تھے وہ اب میں نے ہی کرنا ہے۔ وہ عزم جو اس وقت میرے دل کے اندر پیدا ہوا تھا۔ آج تک میں اس کو نئی چاشنی کے ساتھ اپنے اندر پاتا ہوں اور وہ عہد جو اس وقت میں نے آپ کی لاش کے سرہانے کھڑے ہو کر کیا تھا وہ خضر راہ بن کر مجھے ساتھ لئے جاتا ہے۔

میرا وہی عہد تھا

جس نے آج تک مجھے اس مضبوطی کے ساتھ اپنے ارادہ پر قائم رکھا کہ مخالفت کے سینکڑوں طوفان میرے خلاف اٹھے مگر وہ اس چٹان کے ساتھ ٹکرا کر اپنا ہی سر پھوڑ گئے جس پر خدا تعالیٰ نے مجھے کھڑا کیا تھا اور مخالفین کی ہر کوشش ہر منصوبہ اور ہر شرارت جو انہوں نے میرے خلاف کی وہ خود انہی کے آگے آتی گئی اور خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل کے ساتھ مجھے ہر موقعہ پر کامیابیوں کا منہ دکھایا۔ یہاں تک کہ وہی لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے وقت یہ کہتے تھے کہ آپ کی وفات بے وقت ہوئی ہے۔ آپ کے مشن کی کامیابیوں کو دیکھ کر انگشت بدنداں نظر آتے ہیں۔

جو شخص یہ عہد کر لیتا ہے

اور سمجھ لیتا ہے کہ یہ کام میں نے ہی سرانجام دینا ہے۔ اس کے رستہ میں ہزاروں مشکلات پیدا ہوں۔ ہزاروں روکیں واقع ہوں اور ہزاروں پہاڑ اس کے رستہ میں حائل ہوں۔ وہ ان سب کو عبور کرتا ہوا اس میدان میں جا پہنچتا ہے۔ جہاں کامیابی اس کے استقبال کے لئے کھڑی ہوتی ہے۔ پس ہماری جماعت کے ہر شخص کو یہ عہد کر لینا چاہیئے کہ دین کا کام میں نے ہی کرنا ہے۔ اس عہد کے بعد اس کے اندر بیداری پیدا ہو جائے گی اور ہر مشکل ان پر آسان ہوتی جائے گی اور ہر عسر ان کے لئے یسر بن جائے گا۔ ان کو بے شک بعض تکالیف اور مصائب اور آلام سے دوچار ہونا پڑے گا۔ مگر وہ اس میں عین راحت محسوس کریں گے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے کہ دین کی تکمیل کے لئے صرف تم ہی میرے مخاطب ہو۔ تمہارے صحابہؓ اس کام میں حصہ لیں یا نہ لیں لیکن تم سے بہر حال میں نے کام لینا ہے (نساء آیت ۸۵)

یہی وجہ تھی

کہ آپ رات دن اسی کام پر لگے رہتے تھے۔ اور آپ کی ہر حرکت اور ہر سکون اور آپ کا ہر قول اور ہر فعل اس بات کے لئے وقف تھا کہ خدا تعالیٰ کے دین کو دنیا میں قائم کیا جائے۔ اور آپ اس بات کو سمجھتے تھے کہ یہ اصل میں میرا ہی کام ہے۔ کسی اور کا نہیں۔ جب آپ فوت ہو گئے تو بہت سے نادان مسلمان مرتد ہو گئے۔ تاریخوں میں آتا ہے کہ صرف تین جگہیں ایسی رہ گئی تھیں جہاں مسجدوں میں باجماعت نماز ہوتی تھی۔ اسی طرح ملک کے اکثر لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا تھا اور وہ کہتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد

کسی کا کیا حق ہے

کہ وہ ہم سے زکوٰۃ مانگے۔ جب یہ رو سارے عرب میں پھیل گئی اور حضرت ابوبکرؓ نے ایسے لوگوں پر سختی کرنی چاہی تو حضرت عمرؓ اور بعض اور صحابہؓ حضرت ابوبکرؓ کے پاس پہنچے اور انہوں نے عرض کیا کہ یہ وقت سخت نازک ہے۔ اس وقت کی ذرا سی غفلت بہت بڑے نقصان کا موجب ہو سکتی ہے۔ اسلئے ہماری تجویز یہ ہے کہ اتنے بڑے دشمن کا مقابلہ نہ کیا جائے۔ اور جو زکوٰۃ نہیں دینا چاہتے ان کے ساتھ نرمی کا سلوک کیا جائے۔

حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا

کہ تم میں سے جو شخص ڈرتا ہو وہ جہاں چاہے جائے خدا کی قسم اگر تم میں سے ایک شخص بھی میرا ساتھ نہ دے گا تو بھی میں اکیلا دشمن کا مقابلہ کروں گا۔ اور اگر دشمن مدینہ کے اندر گھس آئے اور میرے عزیزوں رشتہ داروں اور دوستوں کو قتل کر دے اور عورتوں کی لاشیں مدینہ کی گلیوں میں کتے گھسیٹتے پھریں۔ تب بھی میں ان سے جنگ کروں گا۔ اور اس وقت تک نہیں رکوں گا جب تک کہ یہ لوگ اونٹ کا گھٹنا باندھنے کی وہ رسی بھی جو پہلے زکوٰۃ میں دیا کرتے تھے نہ دینے لگ جائیں۔ چنانچہ انہوں نے دشمن کی تجاوزات کا دلیری کے ساتھ مقابلہ کیا اور آخر کامیاب ہو گئے۔ صرف اس لئے کہ وہ سمجھتے تھے کہ

یہ کام میں نے ہی کرنا ہے

اسی لئے انہوں نے مشورہ دینے والے صحابہؓ کو کہہ دیا کہ تم میں سے کوئی شخص میرا ساتھ دے یا نہ دے میں اکیلا دشمن کا مقابلہ کروں گا یہاں تک کہ میری جان خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان ہو جائے۔ پس جس قوم کے اندر یہ عزم پیدا ہو جائے ہر میدان میں وہ جیت جاتی ہے اور دشمن کبھی اس کے سامنے ٹھہر نہیں سکتا (باقی)

(الفضل ۵ ۲۶ر اکتوبر ۱۹۶۱ء)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے چھوٹے لڑکے کو کتے نے کاٹا ہے معلوم نہیں ہو سکا کہ کتا دیوانہ ہے یا کہ اچھا ہے تاہم شک ہو سکتا ہے۔ احباب کرام درد دل سے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے زہر کے برے اثرات سے بچائے اور میرے لڑکے کو تندرست کر دے۔ آمین ثم آمین

خاکسار ڈاکٹر سید جلال الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ضلع رائے پور ایم۔ پی

(۲) خاکسار کا نسبتی بھائی برادرم محمد بشارت ایک لمبے عرصہ سے مختلف امراض میں بیمار ہے۔ برادر موصوف کی پیدائش حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی قبولیت دعا کا ایک زندہ نشان ہے۔ بزرگان و درویشان قادیان سے آپکی شفا کے لئے خاص طور پر درد مندانہ درخواست دعا ہے۔ نیز خاکسار کی مالی حالت بھی آجکل اچھی نہیں ہے احباب کرام و بزرگان سلسلہ خاص دعا فرما کر ممنون و مشکور فرماویں۔ خاکسار محمد شمس الحق احمدی سیکرٹری ضیافت جماعت بنگال اڑیسہ

(۳) عرصہ تین سال کا ہو گیا ہے بندہ نے ایک رقم کثیر ایک دوست کے پاس تجارت پر لگائی۔ اس عرصہ میں کوئی نفع ہوا نہ ہی رقم واپس ملتی ہے متعدد بار اپنا خرچ کر کے ہار گیا ہوں۔ کثیر العیال ہوں۔ بیوی بچے سب پریشان ہیں خود دو دفعہ بیمار رہ چکا ہوں۔ تمام بزرگوں درویشوں سے با ادب التماس ہے کہ میرے لئے دعا فرماویں کہ میری اصل رقم مل جائے تاکہ بیکاری کا علاج کر سکوں اور کوئی کاروبار کر سکوں نیز قادیان کے مبارک جلسہ سالانہ پر حاضر ہو سکے۔ بے شک کئی سال سے پابندی کی کوشش کر رہا ہوں مولا کریم رحیم امسال مجھے قادیان لے چلے تاکہ

دیار حبیب کی زیارت کر سکوں۔ الحاج محمد ابراہیم خلیل سابق مبلغ افریقہ (حال ربوہ) (۴) خاکسار کا چھوٹا لڑکا محمود ... سال سخت بیمار ہو گیا ہے جس کی وجہ سے ہم لوگ بڑی سخت پریشانی میں مبتلا ہو گئے ہیں۔

ایک ضروری تشریحی نوٹ

مولوی عبدالمنان صاحب کا خط اور میری طرف سے اس کا جواب

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

کچھ عرصہ ہوا میرا ایک مضمون الفضل میں پیغام صلح کے ایک ایسے مضمون کے جواب میں چھپا تھا جو ایک صاحب سبط نور کا لکھا ہوا تھا میں نے اس ہتک آمیز مضمون کا جواب لکھتے ہوئے اپنے مضمون میں اس خیال کا بھی اظہار کیا تھا کہ غالباً پیغام صلح والا مضمون حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے کسی بیٹے یا عزیز کا لکھا ہوا ہے اس پر مجھے مولوی عبدالمنان صاحب عمر کا ایک رجسٹرڈ خط موصول ہوا کہ پیغام صلح والا مضمون ان کا یا ان کے کسی عزیز کا لکھا ہوا نہیں چنانچہ میں نے ان کا یہ بیت والا نوٹ الفضل میں بھجوا دیا اور خود انہیں بھی ایک رجسٹرڈ خط کے ذریعہ اطلاع کر دی۔

اس پر بعض دوستوں کی طرف سے اطلاع ملی ہے کہ بعض شر پسند لوگ اس خط و کتابت کے متعلق غلط فہمی پھیلا رہے ہیں اور اس بارے میں مختلف قسم کی قیاس آرائی ہو رہی ہے۔ سو دوستوں کی اطلاع کے لئے ذیل میں مولوی عبدالمنان صاحب کا خط اور اپنا جواب شائع کیا جا رہا ہے تاکہ دوست متعلقہ کوائف کے متعلق از خود اندازہ لگا سکیں اور کسی قسم کی غلط فہمی کا امکان نہ رہے۔ ذیل میں پہلے مولوی عبدالمنان صاحب کا خط اور اس کے نیچے اپنا خط بلا تبصرہ درج کیا جاتا ہے۔

خاکسار:- مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۶

مولوی عبدالمنان صاحب کا خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

ل - ۷۱ ماڈل ٹاؤن

لاہور

۱۰ر اکتوبر ۱۹۶۱ء

بخدمت مکرم صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کا مضمون مندرجہ اخبار "الفضل" مورخہ ۱۹ر ستمبر ۱۹۶۱ء زیر عنوان "الحق والحق اقول" میں نے بڑے افسوس کے ساتھ پڑھا ہے۔ اس میں آپ نے اخبار "پیغام صلح" مورخہ ۸ر فروری ۱۹۶۱ء کے مضمون "قادیانی خلافت کی دیوار گریہ" کو میرے یا برادرم عبدالوہاب عمر کی طرف منسوب کیا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ وہ مضمون نہ میں نے لکھا نہ برادرم عبدالوہاب عمر نے اور نہ خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کے کسی دوسرے فرد نے، نہ ہمارے ایما اور علم ہی سے وہ لکھا گیا۔ ہماری طرف اس مضمون کو منسوب کر کے آپ نے "سوء ظن" سے کام لیا ہے۔ اس لئے مہربانی فرما کر اخبار "الفضل" میں اپنی طرف سے اس کی تردید شائع کرا دیں۔

اگر آپ کی طرف سے یہ تردید شائع نہ ہو تو میں یہ سمجھ لوں کہ آپ ہماری مخالفت میں اتنی دور نکل گئے ہیں کہ آپ کے لئے واپسی کے سب راستے بند ہو چکے ہیں۔ والسلام

خاکسار:- عبدالمنان عمر ۱۰

میرا جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

مکرم مولوی عبدالمنان صاحب عمر

السلام علیکم

آپ کا رجسٹرڈ خط محررہ ۱۰ر اکتوبر ۱۹۶۱ء موصول ہوا مجھے اس خط سے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ جو ناپاک سلسلہ مضامین "سبط نور" کے قلمی نام سے پیغام صلح میں شائع ہو رہا ہے اس میں آپ کا یا آپ کے بھائی صاحب کا یا آپ کے کسی عزیز کا دخل نہیں ہے۔ اور نہ یہ مضامین آپ کے ایما سے لکھے جا رہے ہیں بشکر ہے کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی اولاد کا کم از کم اس ناپاک سلسلۂ مضامین سے تعلق نہیں ہے۔

باقی رہا سوء ظن کا سوال جس کے متعلق آپ نے لکھا ہے۔ سو یہ سوء ظن کا سوال نہیں بلکہ غلط فہمی کا سوال ہے۔ کیونکہ حالات پیش آمدہ میں میرے لئے اس معاملہ میں غلط فہمی پیدا ہونا ناگزیر تھا۔ کیونکہ "سبط نور" کے لفظ سے حضرت خلیفہ اول رضؓ کی اولاد کی طرف ہی خیال جاتا ہے۔ کیونکہ اور کوئی ایسا خاندان میرے علم میں نہیں جو "نور" یعنی حضرت مولوی نورالدین صاحب کی اولاد میں سے ہو اور نہ اس نام سے معروف ہو۔ آپ نے اچھا کیا کہ اس غلط فہمی کو جو بے شمار دلوں میں پیدا ہوتی ہے اپنے خط کے ذریعہ دور کر دیا ہے۔ میری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ آئندہ بھی حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی اولاد کو ایسے ناپاک مضامین سے دور رکھے۔

مگر آپ کے خط کی ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔ میں نے اپنے مضمون میں لکھا تھا کہ آپ اتنی دور نہ جائیں کہ واپسی کا رستہ بند ہو جائے۔ اس کا مطلب واضح تھا کہ چونکہ آپ کا تعلق خلافت سے کٹ چکا ہے اس لئے میں نے خواہش ظاہر کی تھی کہ اس قطع تعلق میں اتنی دوری پیدا نہ ہو کہ آپ کے لئے واپسی کا رستہ مسدود ہو جائے۔ اور آپ خلافت کی طرف واپس نہ لوٹ سکیں۔ آپ نے میرے فقرے کو الٹا کر میرے متعلق بھی یہی فقرہ دہرا دیا ہے۔ کہ یا بھی اتنی دور نہ جاؤں کہ میرے لئے بھی واپسی کا رستہ بند ہو جائے۔ میں یہ فقرہ سمجھنے سے بالکل قاصر ہوں۔ کیونکہ جہاں آپ کی حالت میں خلافت سے علیحدگی کی صورت میں ایک بڑا تغیر آیا ہے وہاں میں تو بفضلہ تعالیٰ شروع سے بے کر ایک ہی مقام پر چلا آیا ہوں۔ یعنی حضرت مسیح موعودؑ کو ظلی اور غیر تشریعی نبی مانتا ہوں خلافت سے وابستہ ہوں۔ پس میرے متعلق تو واپسی کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ آپ نے غالباً صرف جوابی طور پر میرے والا فقرہ بلاوجہ دہرا دیا ہے۔

بہر حال شکر ہے کہ اصل غلط فہمی جو حالات پیش آمدہ کے ماتحت ناگزیر تھی آپ کے خط سے دور ہو گئی ہے۔ مگر میں یہ مشورہ ضرور دوں گا کہ اگر آپ کے لئے ممکن ہو اور آپ کو ان مضامین کے لکھنے والے "سبط نور صاحب" کا علم ہو کہ وہ کون صاحب ہیں تو ان کو نصیحت کریں کہ آئندہ اس قلمی نام سے اجتناب کریں تاکوئی مزید غلط فہمی نہ پیدا ہو۔

خاکسار:- مرزا بشیر احمد ۱۴

جرمنی میں احمدیہ مسلم مشن کے کام کا جائزہ اور قیمتی ہدایات

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا جرمنی میں ورود

از مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب مبلغ انچارج جرمنی مشن

اپنے حالیہ دورۂ یورپ و امریکہ کے دوران مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر ۲ را کتوبر ۱۹۶۱ء کو ہمبرگ تشریف لائے۔ اپنے پانچ روزہ قیام کے دوران آپ نے پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ جرمن احمدیوں سے ملاقات فرمائی۔ مشن کے کاموں کا جائزہ لیا۔ اور آئندہ ترقی کے امکانات کا مطالعہ کیا۔ نیز ترک مسلمانوں سے ملاقات فرمائی۔ اور جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں خصوصاً امریکہ کی جماعتوں کے بارہ میں تفصیل سے معلومات بہم پہنچائیں۔

آپ کی آمد سے قبل تمام اہم اخباروں میں آپ کے دورہ کی غرض و غایت کے بارہ میں خبریں شائع ہو چکی تھیں ہمبرگ میں آپ کی آمد اور مشن کے کاموں کے جائزہ اور آئندہ کام کو بڑھانے کے سلسلہ میں اخبارات نے خاص طور سے ذکر کیا۔

مورخہ ۵ را کتوبر کو مشن ہاؤس میں ایک پریس کانفرنس منعقد کی گئی۔ جس میں جرمنی نیوز ایجنسی کے علاوہ اہم اخبارات کے نمائندے بھی شامل ہوئے۔ پریس کانفرنس ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ جس کے دوران رپورٹرز نے آپ کے دورۂ امریکہ و یورپ کے تاثرات نیز اسلام کی تبلیغ کی ترقی کے امکانات کے بارہ میں سوالات کئے۔ آپ نے نمائندگان کو بتایا کہ بہت جلد زیورک میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جا رہا ہے۔ اور مستقبل قریب میں کوپن ہیگن میں بھی مسجد کی تعمیر کی جائے گی۔ سپین میں مذہبی آزادی کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں آپ نے بتایا کہ سپین میں نہ صرف مسلمانوں کو ہی تبلیغ کی اجازت نہیں بلکہ دوسرے عیسائی فرقوں کو بھی وہاں پر کام کرنے کا موقع نہیں دیا جاتا۔ آپ نے فرمایا اس صورت حال کے باوجود ہمارا مشن وہاں پر کام کر رہا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے لوگ اسلام کی طرف مائل ہو رہے ہیں اور آپ نے اپنے قیام سپین میں کئی ایک سپینش مسلمانوں سے ملاقات فرمائی ہے۔ امریکہ میں اسلام کی ترقی کے امکانات کے بارہ میں آپ نے بتایا کہ وہاں پر کالے لوگوں میں خاص طور سے اسلام مقبول ہو رہا ہے۔ اور سفید آبادی میں بھی اسلام کی طرف رجحان بڑھتا جا رہا ہے۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ امریکن حبشی مسٹر کنگ کی تحریک قطعاً اسلامی تحریک نہیں ہے جو کہ سراسر رنگ و نسل کی بنیاد پر قائم کی گئی ہے اور جس کا مقصد اول سفید نسل کو دنیا سے نیست و نابود کرنا ہے۔ جب کہ اسلام رنگ و نسل کے امتیاز کو مٹانے کی تعلیم دیتا ہے۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے جرمنی میں مشن کے کام پر اطمینان کا اظہار کیا اور نمائندگان کو بتایا کہ اس وقت ہمارے تین مشن یہاں پر کام کر رہے ہیں۔ اور دو جگہوں (ہمبرگ اور فرینکفورٹ) میں ہم مساجد تعمیر کر چکے ہیں۔ اس وقت جرمنی میں ہمارے چار مبلغ کام کر رہے ہیں جن میں سے ایک (نورنبرگ) کے انچارج مسٹر عمر ہوفر جرمن نومسلم ہیں۔ فوٹوگرافرز نے آپ کی متعدد تصاویر بھی لیں۔

دوسرے روز مورخہ ۶ را کتوبر کو جمعہ تھا۔ نماز جمعہ میں جرمن نومسلموں کے علاوہ متعدد ترک مسلمان بھی شامل ہوئے۔ جنہوں نے نماز جمعہ کے بعد آپ سے امریکہ و یورپ کے مشنوں کے بارہ میں متعدد سوالات پوچھے اور جماعت کی تبلیغی سرگرمیوں کو سراہا۔ اور آپ سے آئندہ تبلیغی پروگرام کے بارہ میں متعدد استفسارات کئے۔

اسی شام ہمبرگ میں مقیم جرمن احمدیوں کی ایک میٹنگ میں آپ نے شمولیت فرمائی۔ یہ محفل تین گھنٹے تک جاری رہی جس میں علاوہ اپنے دورہ کے تاثرات بتانے کے محترم صاحبزادہ صاحب نے جرمن احمدیوں سے جرمنی میں تبلیغ کا دائرہ وسیع کرنے کے لئے تجاویز پوچھیں۔ آپ نے فرمایا کہ آپ لوگ یہاں کے حالات سے بہتر طور پر واقف ہیں۔ اس لئے آپ کی تجاویز یقیناً ہمارے کام میں بہت سی سہولت پیدا کر دیں گی۔ اس پر تمام حاضرین مجلس نے مختلف تجاویز پیش کیں۔ ہمارے نوجوان نومسلم مسٹر بلوشر (اسلامی نام بشیر ہے) نے جرمن نوجوانوں کے نئے رجحانات کے بارہ میں بڑی تفصیل سے بتایا کہ کس طرح سے لوگ عیسائیت سے متنفر ہوئے ہیں۔ اور منتظر ہیں کہ اسلام جیسے زندہ مذہب کا پیغام ان تک پہنچے تا پیشتر اسکے کہ سارا جرمن لامذہبیت کی گود میں جا گرے ہم اسے ایک طاقتور اور بہت محبت کرنے والے خدا کی غلامی میں لے آئیں۔ آپ نے بتایا کہ ہم لوگ جو اسلام کی نعمت کو پانے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ ہمارے دلوں میں یہ جذبہ موجزن ہے کہ یہ پیغام جرمنی کے ہر فرزند تک پہنچائیں۔ آپ کے علاوہ ہمارے دیگر احمدی احباب نے بھی بہت سی تجاویز پیش کیں۔ جن پر عمل کرنے کے نتیجہ میں انشاء اللہ ہمارا کام بہت وسعت حاصل کر جائے گا۔ مکرم میاں صاحب نے اپنی قیمتی ہدایات سے جماعت کے ممبران کو نوازا اور نوجوانوں کو آگے آکر زیادہ وقت اسلام کی خاطر صرف کرنے کی دعوت دی آپ نے نوجوانوں کے جذبہ کو سراہا اور خاص طور سے مسٹر بشیر کے ولولہ کی تعریف کی اور فرمایا کہ اگر یہاں کی مجلس خدام الاحمدیہ ان تجاویز کو اپنے پروگرام میں شامل کر کے منظم رنگ میں کام کرے تو انشاء اللہ اس کے نتائج خوشگوار ہوں گے۔ آپ نے افریقہ میں جماعت کی تبلیغی مساعی کا خاص طور سے ذکر کیا اور بتایا کہ کس طرح وہاں ہمارے مشنوں کو غیر معمولی کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے نومسلم جرمن بھائیوں کے لئے یہ محفل اور میاں صاحب کی نصائح مہمیز کا کام دیں گی۔ اور وہ پہلے سے بھی زیادہ جوش و خلوص کے ساتھ تبلیغ اسلام میں ہمارا ہاتھ بٹائیں گے۔

مکرم میاں صاحب نے مشن کے طریق کار اور اشاعت لٹریچر اور دیگر اجتماعی و انفرادی تبلیغ کے تمام شعبوں کا جائزہ لیا اور بڑی تفصیل سے ہر امر کے بارہ میں معلومات حاصل کیں اور ہدایات سے نوازا۔ آپ کی ہمبرگ میں آمد مشن کی کارگذاری میں ایک نیا جوش اور ولولہ پیدا کرنے کا باعث ہوئی ہے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی آمد کو اس ملک میں اسلام کے روشن مستقبل کا پیش خیمہ ہونے کا ایک عجیب رنگ میں اظہار فرمایا اور وہ اس طرح کہ آپ کی آمد کے ساتھ ہی ایک جرمن کا (جو نیوی میں افسر ہیں) احمدیت قبول کرنے کا خط موصول ہوا۔ الحمدللہ

مورخہ ۸ را کتوبر کو میاں صاحب کوپن ہیگن کے لئے روانہ ہوئے۔ جہاں آپ نے سکنڈے نیوین مشن کا معائنہ کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مکرم میاں صاحب کا حامی و ناصر ہو۔ اور انہیں صحت عطا فرمائے۔ (بتوسط وکالت تبشیر)

حصہ جائداد

اخبار بدر کے ذریعہ اور خط و کتابت کے ذریعہ اس سے قبل تحریک کی جاتی رہی ہے کہ صاحب جائداد موصی احباب اگر اپنی زندگی میں حصہ جائداد ادا کر دیں تو اس سے جہاں مذکورہ موصی احباب اپنی زندگی میں ایک اہم ذمہ واری سے سبکدوش ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور سرخرو ہوں گے وہاں اس وقت مرکز کی مالی امداد ہو کر مالی مشکلات میں کمی ہو گی۔ کہ جن کی وجہ سے کئی ضروری کاموں میں تاخیر یا رکاوٹ کا خدشہ ہے۔

نظارت ہذا کی تحریک پر کئی مخلصین کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے حصہ جائداد کی مد میں رقوم ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی لیکن ابھی جماعت ہائے احمدیہ ہند کے متعدد ایسے صاحب جائداد موصی اصحاب ہیں جن کی طرف سے مرکز کی اس تحریک کے عملی جواب کا انتظار ہے۔

امید ہے کہ زیادہ سے زیادہ موصی احباب اس طرف توجہ فرما کر حصہ جائداد کی مد میں رقوم بھجوا کر فرض شناسی کا ثبوت دیں گے۔ کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

وادی کشمیر کی جماعتوں کا تبلیغی و تربیتی دورہ

مرتبہ مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کنہ پورہ

(۱)

مرکزی وفد جو مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ و مکرم بابو محمد یوسف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ جموں و انسپکٹر بیت المال پر مشتمل تھا مورخہ ۱۶/۱۰/۶۱ کو سات بجے شام سرینگر پہنچا چونکہ جموں میں بس سیٹوں کا انتظام ۱۵/۱۰/۶۱ کو نہ ہو سکا۔ اس لئے وفد کو سرینگر پہنچنے میں ایک دن کی دیر ہو گئی۔ سرینگر پہنچنے پر وادی کے آئندہ پروگرام پر غور کیا گیا۔ اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ وادی کا پروگرام اخبار میں شائع شدہ پروگرام کے مطابق شروع کر دیا جائے اور سرینگر کے جملہ امور واپسی پر سر انجام دیئے جائیں سرینگر کے مختصر قیام میں بعض احباب سے ملاقات کی گئی۔

پروگرام کے مطابق ۱۷/۱۰/۶۱ کو وفد سرینگر سے صبح ۹ بجے روانہ ہو کر ۱۲ بجے دوپہر شورت پہنچ گیا۔ شورت میں نماز مغرب تک چندہ جات کا حساب چیک کیا گیا اور اس دوران بعض احباب کو تبلیغ بھی کی گئی۔ چھوہر علاقہ اسلام آباد سے بھی تین احمدی دوست اور علاقہ قاضی گنڈ سے مکرم میاں عبد القادر صاحب بھی تشریف لائے

بعد نماز مغرب جلسہ منعقد کیا گیا کارروائی جلسہ مکرم بابو محمد یوسف صاحب کی زیر صدارت شروع ہوئی تلاوت قرآن پاک خاکسار نے کی۔ صاحب صدر نے خلافت سے متعلق عبد السلام صاحب اختر ایم۔ اے کی نظم خوش الحانی سے سنائی اور بعدہ مکرم مولانا مولوی بشیر احمد صاحب فاضل نے قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک تقریر کی۔ آپ نے قرآن پاک کی آیت یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم و یعلمھم الکتاب کی تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ اس میں انبیاء کرام کے عظیم الشان کام بتائے گئے ہیں جب دنیا خدا سے روگردان ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی مقدس ہستی کو اس دنیا میں بھیجتا ہے جو عظیم الشان نشانات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے پاک چہرہ دنیا کو دکھاتا ہے۔ اور ایک جماعت کا قیام کر کے ان کا تزکیہ کرتا ہے ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ ازاں بعد آپ نے بڑی تفصیل سے یہ بتایا کہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ نے آکر کس رنگ میں تلاوت آیات اور تزکیہ نفوس اور تعلیم کتاب و حکمت کا بے نظیر کام سر انجام دیا ہے۔ ان جملہ امور کے بارہ میں آپ نے متعدد مثالیں دیں اور معجزات و نشانات کا تذکرہ کیا جو حضرت مسیح موعودؑ سے ظاہر ہوئے۔

اور حضورؑ کی قائم کردہ جماعت کے اور آپ کے فدائی اصحاب کے بعض ولولہ انگیز واقعات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا کے مسیح کی بیعت کر کے اپنے اندر ایک عظیم الشان تبدیلی کی۔

آخر پر فاضل مقرر نے جماعت احمدیہ کی شاندار تبلیغی مساعی کا ذکر کیا اور بتایا کہ حضورؑ کی قائم کردہ جماعت آج نہ صرف ہندوستان میں بلکہ دنیا کے ہر گوشہ میں اسلام کی اشاعت کا اہم فریضہ ادا کر رہی ہے۔ اور آج حقیقی روحانی سکون جماعت احمدیہ میں شامل ہونے سے ہی حاصل ہو سکتا ہے

آپ نے اپنی تقریر اس نصیحت پر ختم کی کہ جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو اپنا بہترین نمونہ پیش کرنا چاہیئے کیونکہ عملی نمونہ ہی سب سے زیادہ مؤثر اور دوسرے کو اپنی طرف کھینچ لاتا ہے۔

تقریر کے بعد محترم مولانا موصوف نے ایک لمبی دعا کرائی اور یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ مورخہ ۱۸/۱۰/۶۱ بعد نماز فجر مولانا صاحب نے انا اعطینک الکوثر کی تفسیر بیان کی اور قریباً ایک گھنٹہ تک درس دیا۔ مورخہ ۱۸/۱۰/۶۱ کی دوپہر تک وفد کا قیام شورت میں رہا اور اس عرصہ میں چندہ کی وصولی کے سلسلہ میں متعدد احباب سے ملاقات کی گئی۔ اور لٹریچر بھی دیا گیا۔ مکرم غلام محمد صاحب رائفر نے وفد کو دوپہر کے کھانے پر مدعو کیا۔ ہم ان وہاں بیٹھے گفتگو میں مصروف تھے کہ دو غیر احمدی افراد وہاں آکر بیٹھ گئے جن میں ایک عورت بھی تھی۔ اس عورت کی ایک بچی بیمار تھی اس نے بیان کیا کہ میں نے خواب میں مکرم مولانا بشیر احمد صاحب کو بزرگوں کے ساتھ گزرتے ہوئے دیکھا ہے۔ ان کے ہمراہ مولوی قطب الدین صاحب بھی ہیں۔ مولوی قطب الدین صاحب مرحوم جماعت احمدیہ شورت کے بانی تھے۔ خواب بیان کرنے کے بعد اس بہن نے کہا کہ مولانا صاحب پر کامل یقین ہے کہ ان کی دعا سے میری لڑکی شفایاب ہو گی۔ چنانچہ مولانا موصوف نے ان کے لئے دعا کی اور تبلیغ بھی کی۔ اور انہیں توجہ دلائی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہوں کیونکہ حقیقی امن اور تسکین قلب صرف اور صرف اسی جماعت میں مل سکتا ہے جامع مسجد میں نماز ظہر ادا کرنے کے بعد تبلیغی وفد کنہ پورہ کے لئے روانہ ہوا۔ شورت میں وفد کے قیام کا انتظام عبد الوہاب صاحب آہنگر کے مکان پر تھا۔ کنہ پورہ میں پراونشل امیر مکرم غلام احمد صاحب بھی تھوڑی دیر کے لئے تشریف لائے اور وفد کے ہمراہ رہے۔ کنہ پورہ پہنچ کر مکرم انسپکٹر صاحب نے حسابات کی پڑتال کی اور بعدہ مسجد احمدیہ کنہ پورہ میں وفد پہنچا جہاں دیگر احباب بھی جمع ہوتے گئے۔ وفد نے کئی ایک تربیتی امور کے متعلق احباب کو توجہ دلائی۔ وفد کے قیام کا انتظام پریذیڈنٹ صاحب جماعت کنہ پورہ مکرم غلام احمد صاحب ڈار کے مکان پر تھا۔

۱۹/۱۰/۶۱ کو بعد نماز فجر جلسہ منعقد کیا گیا جلسہ مکرم ولی محمد صاحب ڈار سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کنہ پورہ کی صدارت میں شروع ہوا۔ خاکسار نے قرآن مجید کی تلاوت کی اور مکرم بابو محمد یوسف صاحب پراونشل امیر جموں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی مشہور نظم

"نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے"

خوش الحانی سے سنائی۔ اس کے بعد مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے ڈیڑھ گھنٹہ تک تبلیغی و تربیتی امور پر پُر مغز تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بعض واقعات بیان فرمائے اور ان واقعات کی روشنی میں جماعت کو تعلق باللہ، عبادت الٰہی، باہمی اتحاد و رواداری، اطاعت امیر و عہدہ داران حکومت وقت کے ساتھ تعاون کی طرف دلنشین پیرایہ میں توجہ دلائی۔ کنہ پورہ سے بعد نماز ظہر روانگی کا پروگرام تھا۔ لیکن مولانا بشیر احمد صاحب کی طبیعت قدرے خراب ہو گئی اس لئے آپ نے کنہ پورہ مکرم ماسٹر غلام نبی صاحب منصور کے ہاں قیام فرمایا۔ اور مکرم بابو محمد یوسف صاحب بعد نماز عصر گھوڑے پر بارٹی پورہ تشریف لے گئے۔

اگلے روز مولانا موصوف بھی قریب دس بجے بارٹی پورہ پہنچ گئے۔ وفد کا قیام محترم پراونشل امیر صاحب کے لنگر پر ہوا۔ مکرم بابو محمد یوسف صاحب نے بارٹی پورہ میں حسابات کی چیکنگ اور تشخیص بجٹ کا کام سر انجام دیا۔ محترم پراونشل امیر صاحب نے کافی حد تک حسابات کی تکمیل کر رکھی تھی۔ اور وصولی چندہ کے سلسلہ میں بھی انہوں نے کافی کوشش وفد کی آمد سے پہلے کر رکھی تھی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

مورخہ ۲۰/۱۰/۶۱ کو جمعہ کا خطبہ محترم مولانا بشیر احمد صاحب نے بارٹی پورہ میں دیا۔ جس میں آپ نے تربیت پر زور دیتے ہوئے بتایا کہ عقائد کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو ایک شاندار فتح حاصل ہو چکی ہے۔ اور مخالف بھی اس امر کا معترف ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جن عقائد کو لے کر کھڑے ہوئے تھے ان میں کامیابی حاصل کر چکے ہیں۔ مگر تربیتی امور میں ابھی وہ کامیابی حاصل نہیں ہو سکی جو کہ ہونی چاہیئے اس لئے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پر عمل کرنا چاہیئے۔ اس لئے ہمیں حضرت [illegible] علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پر عمل کرنا چاہیئے اور اپنا نیک نمونہ غیروں کے سامنے پیش کرنا چاہیئے۔ جمعہ کی نماز میں چک ایمرچ کے احمدی دوست اور بعض غیر احمدی بھی شامل ہوئے۔

مورخہ ۲۱/۱۰/۶۱ کی صبح کو وفد چک ایمرچ روانہ ہوا۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ایمرچ راجہ غلام محمد خان صاحب نے باوجود علالت طبع کے احباب جماعت کے ساتھ وفد کا استقبال کیا اور انہیں ہار پہنائے۔ چک ایمرچ میں وفد کے قیام کا انتظام منشی رحمت اللہ خان صاحب مرحوم کے مکان پر تھا۔

چک ایمرچ میں تبلیغی جلسہ

بعد نماز ظہر چک ایمرچ میں ایک تبلیغی جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ یہ جلسہ تین بجے دن زیر صدارت مکرم مولانا بشیر احمد صاحب شروع ہوا۔ خاکسار نے تلاوت کی۔ اور مکرم بابو محمد یوسف صاحب نے نظم پڑھی۔ صاحب صدر نے افتتاحی تقریر کی جس میں جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔

افتتاحی تقریر کے بعد راجہ غلام محمد خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ایمرچ نے وفد کو خوش آمدید کہتے ہوئے ایڈریس پیش کیا۔ ایڈریس میں یہ بھی بتایا کہ کشمیر کے اطراف میں احمدی جماعتیں پھیلی ہوئی ہیں مگر بعض جماعتیں ایسی ہیں جہاں سالہا سال سے کوئی مبلغ نہیں گیا۔ اس کے متعلق کچھ انتظام ضروری ہے۔ ایڈریس کے بعد آپ [illegible] راجہ غلام محمد صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعودؑ پر تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد مکرم امیر اللہ خان صاحب پسر منشی رحمت اللہ خان صاحب مرحوم نے تقریر کی۔ جس میں انہوں نے بتایا کہ جماعت احمدیہ دنیا میں واحد جماعت ہے جو اپنے امام کی صحیح رنگ میں اطاعت کرتی ہے۔ اور جماعت کا یہ مسلک قابل تقلید ہے کہ جس حکومت کے ماتحت رہو اس کی فرمانبرداری کرو۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ کشمیر میں تبلیغی میدان بہت وسیع ہے۔ اسلئے احباب کو تبلیغ کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ آپ کی

تقریر کے بعد مکرم بابو محمد یوسف صاحب پرنسپل امیز کول نے تقریر کی آپ نے حضرت مسیح موعود کی تعلیم کی روشنی میں بد رسومات کو مٹانے کی طرف احباب کی توجہ مبذول کرائی۔ اور تعلیم کے فوائد بیان کر کے عہدہ داروں کے فرائض کی تفصیل بتائی۔ اور چندہ جات کو بڑھانے کے لئے احباب کو تحریک کی اس کے بعد خاکسار نے تقریر کی اور احباب کو بتایا کہ چندہ بھی ہمارے لئے ایک معیار ہے۔ اگر ہم چندوں میں سست ہوں گے اور مالی قربانی کا معیار قائم نہ کریں گے تو ہم حقیقی احمدی نہیں کہلا سکیں گے۔ کیونکہ اسلام میں مسلمان کے لئے ایک بڑی شرط یہ بھی رکھی گئی ہے کہ مالی قربانی کرے جیسا کہ فرمایا هل ادلکم علىٰ تجارة تنجيكم من عذاب اليم۔ تؤمنون بالله ورسوله وتجاهدون في سبيل الله باموالكم وانفسكم اس لئے مالی جہاد کی طرف احباب پوری توجہ دیں۔

اس کے بعد جماعت احمدیہ چک ایرچ کے سیکرٹری تبلیغ مکرم بشیر احمد صاحب نے محترم ناظر صاحب دعوة و تبلیغ کی چٹھی پڑھ کر سنائی۔ جس میں بیعتوں کی کمی کا ذکر تھا سیکرٹری صاحب نے احباب کو تبلیغ کرنے اور بیعتوں کی تعداد بڑھانے کی طرف توجہ دلائی۔ بعدہ مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل کی تقریر شروع ہوئی جو تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی۔ آپ نے اپنی تقریر میں دنیا کی حالت اور اس کے متعلق مذہبی کتابوں کی پیشگوئیاں بیان کیں اور بتایا کہ جملہ مذہبی کتب اسی امر پر متفق ہیں کہ ان برائیوں کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم الشان انسان مبعوث ہوگا۔ چنانچہ ان پیشگوئیوں کے مطابق قادیان کی مقدس سرزمین میں اس انسان کا ظہور ہوا۔ آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت میں ان علامات کا ذکر کیا جو حضور کے دعوے کے بعد پوری ہوئیں جیسے کسوف خسوف بلائیوں کی کثرت۔ بیماریوں کی کثرت وغیرہ اور بتایا کہ یہ علامات نہ صرف ہماری کتابوں میں ہیں بلکہ انجیل گرنتھ اور ویدوں میں بھی۔ ان علامات کا ذکر ہے۔ آپ نے اس موقعہ پر کئی منتر اور شلوک پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ان عظیم الشان کارناموں پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ آپ نے اصلاح کا کام کس شاندار طریقہ سے سرانجام دیا۔ تقریباً پونے چھ بجے آپ کی تقریر ختم ہوئی۔ اور بعد دعا جلسہ ختم ہوا۔ حاضرین جلسہ میں احمدی احباب کے علاوہ غیر احمدی احباب بھی کافی تعداد میں موجود تھے۔ رات کو وفد کا قیام چک ایرچھ میں رہا۔ مورخہ ۲۴ صبح کی نماز کے بعد مولانا صاحب نے

سبق بھی درس دیا۔ اور اس کے بعد ان احباب سے بصورت وفد ملاقات کی گئی۔ جو چندوں میں سست یا نادہندہ تھے بعض احباب نے چندہ ادا کیا اور بعض نے ادائیگی کا وعدہ کیا۔ تقریباً دس بجے وفد چک ایرچھ سے کاٹھ پورہ روانہ ہوا۔ کاٹھ پورہ میں ... یاڑی پورہ کے سیکرٹری مال غلام محمد صاحب لون نے ناشتہ پیش کیا۔ وہاں دیگر احمدی احباب سے ملاقات کی۔ اور انہیں احمدیت کی تعلیم پر چلنے کی تلقین کی۔ وہاں سے دوپہر تک وفد یاڑی پورہ آ گیا۔

(باقی آئندہ)

عبدالرحیم مبلغ چک ایرچھ کشمیر

کلام پاک کے جواہرات!

از مکرم سید حمید الدین احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ جمشید پور

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی بعثت سے احیاء اسلام اور تجدید دین کا جو زبردست کام ہوا ہے۔ اس سے ایک شپرہ چشم ہی منکر ہو سکتا ہے۔ بموجب حدیث شریف لا يبقى من الاسلام الا اسمه ولا يبقى من القرآن الا رسمه الخ۔ اسلام صرف نام کا ہی رہ گیا تھا اور قرآن صرف رسماً استعمال ہوتا تھا۔ آپ نے مبعوث ہو کر اسلام اور قرآن کے لئے وہ بے پناہ محبت پیدا کر دی کہ وہی اسلام جو ایک زمانہ میں غیروں ... تمسخر اور استہزاء کا نشانہ ہوا تھا۔ اب غیر اس کے مقابلہ کی تاب نہ لا کر لرزہ براندام ہیں۔ اور اس کی یلغار سے ہر جگہ شکست خوردہ ہیں۔ اب وہ عیسائی اور وہ آریہ جو اسلام کو اپنا شکار سمجھتے تھے۔ اب اس کے سامنے آنے سے کتراتے ہیں۔ اور مسیح پاک کے خدام اسلام کے فتح نصیب جرنیل ثابت ہو رہے ہیں۔ کلام پاک کے آپ نے اپنے پیروؤں میں وہ عشق پیدا کر دیا کہ یا تو وہ ایک بند کتاب کی حیثیت میں تھا اور یا اب ایک دنیا اس کی والہ و شیدا ہے۔ اور کھلم کھلا اس کی تعریف اور توصیف میں رطب اللسان ہے۔ یہ تمام باتیں ایک چشم بینا کے لئے سبق آموز ہیں۔ مگر ایک شپرہ چشم کے لئے کچھ بھی نہیں جس طرح کلام پاک کے متعلق آیت کریمہ يضل به كثيرا ويهدي به كثيرا آیا ہے۔ اسی طرح حضرت اقدسؑ کی قوت قدسیہ نے تو تجدید دین کا کام کیا ہے۔ اس سے بہتوں نے فائدہ اٹھایا اور بہتیرے اور بہت ہیں کہ ابھی تک انہیں اس کا احساس تک نہیں ہے۔ حضرت اقدسؑ نے قرآن شریف کی تعریف میں جو والہانہ جذبات کا اظہار کیا ہے وہ صرف آپ ہی سے مخصوص ہے۔ حضور نے کلام پاک کو چاند سے تشبیہ دی ہے۔

جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

چنانچہ اس چاند کی تعریف و توصیف میں آپ نے اپنی تصنیفات میں متعدد جگہ موتی بکھیرے ہیں۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔ "قرآن ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کر سکتا ہے۔ اگر صوری اور معنوی اعراض نہ ہو۔ قرآن تم کو نبیوں کی طرح کر سکتا ہے اگر تم اس سے خود نہ بھاگو ..... بس اپنی آنکھیں بند کرو اور قرآن کی عزت کو ... مت کرو نہیں وہ نعمتیں دینا چاہتا ہے جو پہلوں کو دی تھیں (کشتی نوح صفحہ ۵۵ اور صفحہ ۵۶) ازالہ اوہام ..."

مردہ روحوں میں آسمانی کی روح پیدا کر دی اور آج اسی کلام پاک کے طفیل ہزاروں عاشق رسول اور عاشق خدا اس سلسلہ عالیہ احمدیہ میں پیدا ہو گئے جو دن رات اسلام کی خدمت میں منہمک ہیں۔ آج کی صحبت میں مجھے کلام پاک سے چند جواہر پاروں کو پیش کرنا ہے جو ... اخلاقی اور روحانی تربیت کی عمارت کے لئے خشت اول کا کام دیں گے۔ اگر ہم ان آیتوں کو ازبر کر لیں اور گاہ بگاہ موقع اور محل سے استعمال کریں تو میری ناچیز رائے میں بہت ہی مفید ثابت ہونگے

(۱) اللہ تعالیٰ کی یاد — الا بذكر الله تطمئن القلوب۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہی اطمینان قلب کا باعث ہوتا ہے

(۲) اپنا نصب العین — ولكل وجهة هو موليها فاستبقوا الخيرات — نیکیوں میں سبقت لے جانے کی کوشش کرو۔

(۳) انجام پر نظر — والعاقبة للمتقين — انجام متقیوں کا ہی بہتر ہوتا ہے

(۴) حقیقی عظمت — ان اكرمكم عند الله اتقكم — اللہ تعالیٰ کے نزدیک تقویٰ ہی حقیقی عظمت کا باعث ہوتا ہے

(۵) کوشش پر ہی کامیابی منحصر ہے — ليس للانسان الا ما سعى — ہر چیز کوشش سے ہی حاصل ہوتی ہے۔

(۶) اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہو جانا ہی ایک عبد کی زندگی کا مقصد ہے — صبغة الله ومن احسن من الله صبغة ونحن له عابدون — صفات الٰہیہ کو اپنے اندر جذب کرنا ضروری ہے۔

(۷) بدیوں سے مبرا ہو جانے کا راستہ — ان الحسنات يذهبن السيئات — نیکیاں بدیوں کو دور کر دیتی ہیں

(۸) نیکی بذات خود ایک بہترین بدلہ ہے اور بدی کا بدلہ بھی خود کو بھگتنا پڑتا ہے — من عمل صالحا فلنفسه ومن اساء فعليها — نیکی اپنے خاطر کی جاتی ہے اور بدی کا بدلہ بھی اپنی نفس پر ہے۔

(۹) دوزخ کی تعریف — بلى من كسب سيئة واحاطت به خطيئته فاولئك اصحب النار هم فيها خالدون — بدیوں کا داغ دل پر جم جاتا ہے اور انجام کار یہ داغ ہی دوزخ بنانے کا باعث ہوتا ہے۔

(۱۰) جنت کی تعریف — والذين امنوا وعملوا الصلحت اولئك اصحب الجنة هم فيها خلدون — ایمان کامل کے ساتھ اعمال صالحہ بجا لانے والے جنتی ہیں۔

(۱۱) یار غالب شو تا کہ غالب شوی — الا ان حزب الله هم الغلبون — اللہ تعالیٰ کے گروہ ہمیشہ غالب رہتے ہیں۔

(۱۲) نیک کاموں میں تعاون اور برے کاموں میں عدم تعاون — تعاونوا على البر والتقوى ولا تعاونوا على الاثم والعدوان — نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں امداد باہمی ضروری ہے اور گنہگاری اور نافرمانی کے کاموں میں عدم تعاون بھی ضروری ہے۔

(۱۳) جنتی زندگی اسی دنیا سے شروع ہوتی ہے — من كان في هذه اعمى فهو في الاخرة اعمى — جو اس دنیا میں اندھا ہے اس دنیا میں بھی اندھا ہی رہے گا (روحانی طور پر)

(۱۴) اللہ تعالیٰ کا خوف انسان کو دو جنتیں عطا کرتا ہے — ولمن خاف مقام ربه جنتان — مرد عارف اسی دنیا سے ہی جنتی زندگی لیکر اپنے رب کے پاس جاتا ہے

(۱۵) نیکی کا بدلہ دس گنا ہے اور بدی کا بدلہ اسی قدر ہوتا ہے جو کی گئی — من جاء بالحسنة فله عشر امثالها ومن جاء بالسيئة فلا يجزى الا مثلها وهم لا يظلمون — یہ نیکی کا محرک ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو دیا ہے

(۱۶) نیک بات اس احسان سے بہتر ہے جس کے پیچھے ایذا ہو — قول معروف خير من صدقة يتبعها اذى — احسان کر کے جتلانا اس کے حسن کو تباہ کرتا ہے

(۱۷) لمبی عمر پانیکا نسخہ — واما ما ينفع الناس فيمكث في الارض — نافع الناس وجود زمین میں دیر پا ہوتا ہے (باقی)

عقیدہ نزول المسیح و علماء زمانہ

از مکرم مولوی سید محمد موسےٰ صاحب مبلغ مولیٰ بنی ماٹنز بہار

یہ بات تو پختہ دلائل سے ثابت شدہ ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی آخری آرام گاہ کشمیر سرینگر محلہ خانیار میں واقع ہے۔ اور ان کی مقدس روح بہشت بریں میں دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح کے ساتھ مقیم ہے آج سے پون صدی قبل حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مثیل مسیح ہونے کا دعوےٰ کیا۔ آپ کے اس دعوے کے متعلق علماء زمانہ نے جو غلط فہمیاں عوام میں پھیلا رکھی ہیں انہیں آسان پیرایہ میں بطریق سوال جواب ذیل میں درج کیا جاتا ہے تا جو شخص خلّی بالطبع ہو کر ان پر غور کرے اُسے صحیح نقطہ نظر تک پہنچنے میں آسانی رہے۔ وباللہ التوفیق

احمدی — یہ کیا سنہری موقع ہے کہ اس پر آشوب زمانہ میں حضرت مسیح علیہ السلام امن کا پیغام لے کر تشریف لے آئے ہیں۔ آپ کے دیئے ہوئے امن وسلامتی کے پیغام پر سنجیدگی سے غور کیجیئے۔ کیونکہ اس میں دنیا کے لئے سُکھ اور چین کی قابل قدر راہنمائی ہے دیکھئے آپ نے کیسے درد بھرے الفاظ میں کہا ہے ؎

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

غیر احمدی — پہلے یہ بتایئے کہ حضرت مسیح کہاں سے تشریف لے آئے ہیں؟

احمدی - آپ اللہ تعالےٰ کی طرف سے مامور ہو کر تشریف لائے ہیں۔

غیر احمدی — ہم نے تو آپ کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے آتے ہوئے اور آسمان سے اُترتے ہوئے نہیں دیکھا

احمدی - کیا جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے آیا کرتا ہے وہ آسمان سے ہی اُترا کرتا ہے؟

غیر احمدی - اور کسی کی بات چھوڑ دیئے یہ صرف حضرت مسیح کے لئے مخصوص ہے چونکہ وہ آسمان پر گئے ہیں اس لئے آسمان سے ہی اتریں گے۔

احمدی - بہت خوب!! تو اس کے یہ معنی ہوئے کہ جب تک آپ اپنی آنکھوں سے حضرت مسیح کو آسمان سے اُترتا نہ دیکھ لیں تب تک آپ مان ہی نہیں سکتے۔

غیر احمدی — بے شک ہم جب تک حضرت مسیح کو آسمان سے اترتا نہ دیکھ لیں کیسے مان سکتے ہیں!

احمدی - شاید آپ کو علم نہیں مگر سنیئے۔ زمین تو گول ہے اس لئے ایک ہی وقت میں سب جگہ کے لوگ حضرت مسیح کو آسمان سے اترتا کیسے دیکھ سکتے ہیں۔ فرض کیجئے وہ اگر امریکہ میں اتریں تو ہندوستان والوں کو اس کا کیا علم ہو گا۔ دوسرے ممالک کا تو ذکر ہی کیا۔ ایک ہی ملک کے باشندے بھی بیک وقت کسی شخص کو آسمان سے اُترتا نہیں دیکھ سکتے۔ علاوہ ازیں اگر رات کا وقت ہو تو بوجہ تاریکی کوئی بھی دیکھ نہیں سکتا۔ ایسی صورت میں حضرت مسیح پر کون ایمان لائے گا

غیر احمدی - اچھا اس بحث کو جانے دیجئے یہ بتلایئے کہ جس مسیح کی آمد کی آپ خوشخبری دے رہے ہیں۔ کیا وہ کہتا ہے کہ "میں آسمان سے اُترا ہوں"

احمدی - جب حضرت مسیح کا آسمان پر جانا ہی ثابت نہیں تو وہ آسمان سے اتر کیسے سکتے ہیں؟

غیر احمدی — واہ جی واہ!! آپ بھی اچھی باتیں کر رہے ہیں قرآن سے تو ثابت ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں

احمدی — اگر قرآن سے آپ ثابت کر دیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام آسمان پر اسی جسم خاکی کے ساتھ زندہ موجود ہیں تو آپ کو منہ مانگا انعام دونگا

غیر احمدی - سنیئے قرآن میں آتا ہے "وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم ...... بل رفعہ اللہ الیہ (سورۃ نساء ع ۲۲)

"یعنی نہ انہوں نے (یہود نامسعود نے) مسیح کو قتل کیا اور نہ صلیب پر مارا بلکہ اللہ تعالےٰ نے مسیح کو اُٹھا لیا (مراد آسمان پر اُٹھا لیا)"

بات صاف ہے کہ حضرت مسیح نہ قتل کئے گئے اور نہ ہی صلیب پر مارے گئے بلکہ یقیناً آسمان پر اُٹھائے گئے

احمدی - کیا خوب فرمایا آپ نے! جو نہ مقتول ہو اور نہ مصلوب ہو تو کیا وہ آسمان پر اُٹھا لیا جاتا ہے؟ تو کیا آپ یہ مانتے ہیں کہ دیگر انبیاء کرام حضرت آدمؑ حضرت نوحؑ حضرت ابراہیمؑ حضرت موسیٰؑ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وغیرہم اسی جسم کے ساتھ زندہ آسمان پر موجود ہیں کیونکہ وہ نہ تو مقتول ہوئے اور نہ مصلوب؟

غیر احمدی - نہیں نہیں آپ میرا مطلب نہیں سمجھے - یہاں جو "بل رفعہ اللہ الیہ" آیا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی طرف حضرت عیسےٰؑ کا رفع کیا مراد آسمان پر اُٹھا لیا۔

احمدی - کیا اللہ تعالےٰ صرف آسمان پر ہی ہے اگر ایسا ہے تو ان آیات کا کیا مطلب کرو (۱) وھو اللہ فی السمٰوٰت وفی الارض (سورۃ انعام ع ۱) کہ وہ خدا آسمان میں بھی ہے اور زمین میں بھی ہے

(۲) نحن اقرب الیہ من حبل الورید" (سورۃ ق ع ۲)

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہم انسان کی شاہ رگ سے زیادہ قریب ہیں۔

(۳) اَینما تولوا فثم وجہ اللہ (بقرہ ع ۱۴)

یعنی جدھر تم منہ کرو اُدھر ہی اللہ ہے پس معلوم ہوا کہ اس کی طرف رفع کا مطلب آسمان پر جانا نہیں۔ بالخصوص جبکہ قرآن کریم واحادیث میں کہیں بھی لفظ "رفع" کے معنی آسمان پر جانا نہیں: ذرا حسب ذیل آیات پر غور کیجئے۔

(۱)" یرفع اللہ الذین اٰمنوا ...... درجات" (مجادلہ ع ۲) یعنی جب بھی کسی مومن اور عالم کے متعلق اللہ تعالےٰ نے یہ کہے "میں نے اس کا رفع کیا تو اس کے معنی درجات کا بلند ہونا ہوتا ہے

(۲) حضرت ادریسؑ کے متعلق آتا ہے "ورفعناہ مکاناً علیاً" (مریم ع ۴) یعنی ہم نے ادریس کا رفع بلند مکان پر کیا۔

(۳) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بین السجدتین جو دُعا پڑھا کرتے تھے اس میں ایک لفظ "وارفعنی" بھی ہے۔ یعنی اے اللہ میرا رفع کر (ابن ماجہ)

سب مومن مانتے ہیں کہ آپ کا رفع ہوا مگر زمین میں ہی رہ کر جب وہی لفظ دیگر انبیاء کرام کے متعلق آتا ہے تو آسمان پر جانا مراد نہیں لیا جاتا ہے۔ (ایں چہ بوالعجبی است) ارسے کہیں آسمان کا لفظ بھی تو دکھاؤ کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر چڑھ گئے تھے

غیر احمدی - حدیث میں تو لکھا ہے کہ حضرت مسیح آسمان سے اتریں گے۔

احمدی - اب آپ قرآن سے حدیث کی طرف آ گئے۔ مگر میں بتائے دیتا ہوں کہ آپ اس پر بھی قائم نہیں رہیں گے اچھا یہ بتایئے کہ حدیث میں کہاں لکھا ہے کہ حضرت مسیح آسمان ہی سے اُتریں گے۔

غیر احمدی - حدیث بخاری شریف میں مرقوم ہے کہ "کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم"

یعنی اے مسلمانوں تمہاری بڑی خوش قسمتی ہوگی جبکہ تم میں ابن مریم نازل ہوں گے یہاں لفظ "نزول" استعمال ہوا ہے۔ جس سے مراد آسمان سے اترنا ہے۔

احمدی - قرآن کریم میں متعدد جگہ لفظ نزول آیا ہے اگر اس کے معنی آسمان سے اترنے کے ہیں تو فرمایئے ان آیات کا مطلب کیا ہوگا۔

(۱) قَدْ اَنْزَلَ اللّٰہُ اِلَیْکُمْ ذِکْرًا رَّسُوْلًا یَّتْلُوْا عَلَیْکُمْ (پ ۲۸ طلاق ع ۲)

یعنی اللہ تعالےٰ نے تمہاری طرف محمد رسول اللہ کو نازل فرمایا ہے جو تم پر اللہ تعالےٰ کی نشانیاں پڑھتا ہے۔ کیا آپ آسمان سے اُترے تھے؟

(۲) اَنزل لکم من الانعام (زمر ع ۱)

اللہ تعالےٰ نے تمہارے لئے چارپائے نازل کئے۔

کیا آسمان سے چارپائے نازل ہوا کرتے ہیں؟

(۳) انزلنا الحدید (حدید ع ۳)

ہم نے لوہا نازل کیا۔ کیا لوہا آسمان سے گرا کرتا ہے؟ ایسا ہو تو پھر مخلوق خدا کی خیر نہیں۔ کسی گھر سے گا کسی کا سر پھٹے گا اور کوئی زخمی ہوگا۔ اس طرح سے دنیا میں ایک مصیبت اُٹھ کھڑی ہوگی۔

غیر احمدی - اچھا یہ بتایئے کہ جس مسیح کی آمد کی آپ خبر دے رہے ہیں کیا وہ حضرت مریم کے بیٹے عیسیٰ مسیح ناصری ہیں؟

احمدی - یہ کہاں لکھا ہے کہ وہی مسیح ناصری حضرت عیسیٰ مریم کا بیٹا ہی دوبارہ آئے گا۔

غیر احمدی - ابھی میں نے حدیث پیش کی تھی کہ "کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم" آپ نے "نزول" کی تشریح تو کر دی ہے مگر "ابن مریم" کے الفاظ سے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہی حضرت مریم کے بیٹے حضرت عیسیٰ مسیح ناصری تشریف لائیں گے۔

احمدی - آپ تو پوری حدیث پڑھتے نہیں ہیں اور ابن مریم پر ہی رک جاتے ہیں۔ آگے پڑھیئے بخاری شریف میں مرقوم ہے "کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم وامامکم منکم"

(بخاری کتاب الانبیاء باب نزول عیسےٰ ابن مریم) یعنی تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میں ابن مریم نازل ہوگا اور تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ مسیح ابن مریم وہی عیسیٰ علیہ السلام نہیں بلکہ اُمت محمدیہ میں سے ایک فرد ہے جو ہمارا امام بھی ہوگا۔

غیر احمدی - یہاں تو مسیح ابن مریم کی آمد کی خبر ہے اور ایک امام کی آمد کی بھی جس کو ہم امام مہدی کہا کرتے ہیں۔ سو ثابت ہو گیا کہ

مسیح ناصری ابن مریم بھی تشریف لائیں گے اور امت محمدیہ میں سے بھی ایک فرد امام مہدی ہو کر کھڑا ہوگا اور دونوں بیک وقت ظاہر ہوں گے

احمدی - تو کیا آپ کے خیال میں مہدی کا وجود الگ ہے اور عیسےٰ ابن مریم کا وجود الگ

غیر احمدی - کیوں نہیں حضور اکرم نے تو یہ بھی فرمایا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نازل ہوں گے جو مہدی کی امامت میں نماز ادا کریں گے

احمدی - بھائی صاحب یہ آپ کی سمجھ کا پھیر ہے - حضور اکرم نے تو استعارۃً یہ الفاظ استعمال کئے ہیں - جس سے صرف یہ مراد تھی کہ امت محمدیہ کا ایک فرد پہلے دنیا کی اصلاح کے لئے مامور کیا جائے گا جس کو کسی رسول کا مقام نہیں دیا جائے گا - لیکن بعد میں عیسےٰ ابن مریم کے نزول کی پیشگوئی بھی اسی کے حق میں پوری ہوگی اور وہ عیسےٰ ہونے کا دعوےٰ کرے گا اس طرح اس کے دو مختلف عہدوں کے اظہار کا وقت بیان کیا گیا ہے - جیسے کہ مثیل مسیح نے بھی کہا ہے

چوں مرا نورے پئے قوم مسیحی دادہ اند
مصلحت را ابن مریم نام من بنہادہ اند

غیر احمدی - یہ وجہ تسمیہ آپ نے کہاں سے نکال کر اس کے دو مختلف عہدے ہونگے اور فرد ایک ہوگا۔

احمدی - یہ استدلال ہمارا اپنا نہیں - بلکہ خود حضور اکرم نے اس کا فیصلہ کر دیا ہے کہ مہدی اور مسیح کوئی الگ الگ وجود نہیں بلکہ ایک ہی فرد کے دو مختلف نام یا عہدوں کا ذکر تمثیلی رنگ میں کیا گیا ہے۔

غیر احمدی - صحاح ستہ کی کسی حدیث سے ثابت کیجئے کہ مہدی اور مسیح کا وجود ایک ہی ہے۔

احمدی - حدیث ابن ماجہ باب شدۃ الزمان میں حضور اکرم فرماتے ہیں کہ " لا مھدی الا عیسیٰ " یعنی مہدی ہی عیسےٰ ہیں - اب ان دونوں ارشادات نبوی کو ملا کر دیکھیں " عیسیٰ لا مھدی الا عیسیٰ " اور کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم امامکم منکم تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح کے وقت میں ان کے سوا کوئی دوسرا شخص مہدی نہیں ہوگا بلکہ مسیح موعود ہی اپنی دوسری شان میں مہدویت کے مقام پر فائز ہوں گے اور یہ کہنا کہ مسیح ناصری ہی دوبارہ تشریف لانے کی تکلیف گوارا فرمائیں گے سراسر غلط اور بے بنیاد ہے - کیونکہ قرآن تو کہتا ہے کہ مسیح ناصری " رسولاً الیٰ بنی اسرائیل " ہیں - وہ امت محمدیہ کے رسول ہو ہی نہیں سکتے - مسیح نے بھلا اپنے شاگردوں کو یہی ہدایت دی ہے کہ بنی اسرائیل کے سوا اور کسی کو تبلیغ نہ کرنا (متی ۱۰/۵)

غیر احمدی - مسیح ناصری نے تو انجیل میں اپنا بیان دیا ہے کہ " میں دوبارہ آؤں گا "

احمدی - اب آپ حدیث چھوڑ کر انجیل کی طرف آ گئے - خیر سنئے اسی انجیل میں مسیح ناصری نے اپنا فیصلہ بھی دے دیا ہے کہ " میرے دوبارہ آنے سے کیا مراد ہے -

غیر احمدی - کہاں حضرت مسیح نے فیصلہ دیا ہے کہ " میرے دوبارہ آنے سے کچھ اور مراد ہے۔

احمدی - متی کی انجیل میں مفصلاً یہود کا قصہ موجود ہے جنہوں نے مسیح سے سوال کیا تھا کہ مسیح کی آمد کی نشانی ہماری کتب مقدسہ میں یہ لکھی ہے کہ اس کے آنے سے قبل الیاس نبی جو آسمان پر چلا گیا ہے دوبارہ زمین پر آئے گا - اس پر مسیح نے جواب دیا تھا کہ " الیاس کی خو بو پر یوحنا (یحییٰ) نبی آ چکا ہے تمہیں چاہیئے اس تمثیل کو مانو اور میری تصدیق کرو " لہذا مسیح نے فیصلہ کر دیا کہ اگر کسی نبی کی دوبارہ آمد انتظار ہو تو اس کا دوبارہ آنا اس طرح ہوا کرتا ہے جیسے الیاس کی جگہ پر یحییٰ کا آنا ہوا۔

غیر احمدی - مگر سوال تو یہ ہے کہ مسیح نے تو یہ نہیں کہا تھا کہ میری خو بو پر کوئی دوسرا آئے گا - اس نے تو کہا تھا کہ " میں خود دوبارہ آؤں گا "

احمدی - اسی قسم کا سوال یہود نے بھی مسیح سے کیا تھا کہ " ہماری کتاب میں یہ نہیں لکھا کہ کوئی شخص الیاس کی خو بو پر آئے گا بلکہ وہاں تو خود الیاس کا آنا لکھا ہے -

غیر احمدی - تو کیا یہود نے حضرت مسیح کی اس تمثیل کو مان لیا -

احمدی - نہیں وہ تو آج تک اسی غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ جب تک الیاس آسمان سے نہیں آ جاتا ہم کسی نبی کو مان ہی نہیں سکتے - جس طرح آپ لوگوں کا خیال ہے جب تک حضرت عیسےٰ آسمان سے نہیں اترتے ہم کسی مسیح کو مان ہی نہیں سکتے " یہ تو حضور اکرم کی پیشگوئی پوری ہوئی تھی کہ میری امت بھی یہود کے نقش قدم پر چلیں گے " شبراً با شبرٍ " " حذو النعل بالنعل " سو دنیا نے اس عظیم الشان پیشگوئی کو پورا ہوتے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا - نیز اس بات پر بھی غور کیجئے کہ آنحضرت نے مسیح ناصری اور مسیح محمدی دونوں کے حلیے الگ الگ بیان ہوئے ہیں۔

غیر احمدی (تعجب سے) اچھا! کیا الگ الگ دو حلیے کسی معتبر حدیث میں بیان کئے گئے ہیں -

احمدی - جی ہاں! دونوں مسیح کے حلیے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صاف صاف بیان فرما دیئے ہیں تاکہ مسیح موسوی اور مسیح محمدی میں فرق ہو سکے - بخاری شریف جلد ۲ میں درج ہے کہ شب معراج میں آنحضرت صلعم نے حضرت عیسےٰ کو دیکھا اور اُن کا حلیہ آپ نے یوں بیان فرمایا ہے - رَأَیْتُ عیسیٰ و موسیٰ وابراھیم فاما عیسیٰ فاحمرُ جعدٌ عریض الصدر میں نے یحییٰ و موسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام کو دیکھا عیسےٰ سرخ رنگ گھنگریالے بالوں اور چوڑے سینے والا تھا۔

غیر احمدی - اچھا یہ تو حلیہ حضرت مسیح ابن مریم کا ہوا جو موسوی سلسلہ کا مسیح تھا - اب یہ بتایئے کہ مسیح محمدی کا حلیہ آپ نے کیا بتایا ہے؟

احمدی - مسیح محمدی کا حلیہ بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا ہے کہ " اَرَانِی فی اللیلۃ عند الکعبۃ فی المنام فاذا رجلٌ آدم کاحسن ما یُرای من اُدم الرجال تضرب لمتہ بین منکبیہ رجلُ الشعر یقطر راسہ ماءً واضعاً یدیہ علیٰ منکبی رجلین و ھو یطوف بالبیت فقلت من ھٰذا فقالوا ھٰذا المسیح ابن مریم !!

یعنی آج رات سوتے ہوئے میں نے کعبہ کے پاس دیکھا کہ ایک آدمی گندمی رنگ کا ہے جو نہایت ہی اچھے گندمی رنگ کے آدمیوں میں سے ہے - اس کے بال اس کے دونوں شانوں تک لٹکے ہوئے ہیں مگر سیدھے بال ہیں - اس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے - وہ اپنے دونوں ہاتھ دو آدمیوں کے شانے پر رکھے ہوئے کعبہ کا طواف کر رہا ہے - میں نے کہا کہ یہ کون ہے! لوگوں نے کہا یہ مسیح ابن مریم ہیں -

غیر احمدی - تو کیا آنے والا مسیح اسی حلیہ کے مطابق آیا -

احمدی - ہاں! بالکل اسی حلیہ کے مطابق آیا جس کے لئے سینکڑوں شہادتیں موجود ہیں اور خود مسیح محمدی نے ببانگ دہل یہ اعلان کیا کہ " میں سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے ہوئے حلیہ کے مطابق آیا ہوں جیسا کہ آپ فرماتے ہیں :-

موعودم و بحلیۂ ماثور آمدم
حیف است گر بدیدہ نہ بینند منظرم
رنگم چو گندم است و بمو فرق بین است
زانساں کہ آمد است در اخبار سرورم
ایں مقدمم نہ جائے شکوک است و التباس
سید جدا کند ز مسیحائے احمرم
(ازالہ اوہام)

غیر احمدی - حدیث میں تو بار بار آنیوالے مسیح کا نام عیسےٰ ابن مریم رکھا گیا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ وہی مسیح موسوی دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے

احمدی - حضرت بات یہ ہے کہ ہر زبان میں بالخصوص عربی زبان میں تشابہ صفات کی وجہ سے ایک شخص کا نام دوسرے کو دے دیا جاتا ہے جیسے بخاری شریف میں حدیث موجود ہے کہ آنحضرت نے اپنی بیوی کو فرمایا - اِنَّکُنَّ لَاَنْتُنَّ صواحبُ یوسُف ' یعنی تم یوسف والیاں ہو - اس سے آپ نے اپنے آپ کو یوسف اور اپنی ازواج مطہرات کو یوسف والیاں ٹھہرایا ہے - حالانکہ نہ آپ یوسف تھے اور نہ ہی آپ کی ازواج مطہرات یوسف والیاں تھیں معلوم ہوا کہ مشابہت اور مماثلت کی وجہ سے ایک کا نام دوسرے کو دے دیا جاتا ہے جیسے کوئی سخی ہو تو اس کو حاتم کہا جاتا ہے کوئی بہادر ہو تو اس کو رستم کہا جاتا ہے پس آنے والے مسیح کے متعلق حضور کا اسی نام سے پکارنا بھی اسی قبیل سے ہے -
(باقی)

درخواست دعا

ایک سکھ دوست بھر دیو سنگھ صاحب امروہہ سے اپنے کاروبار میں ترقی اور برکت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں - ہماری کتاب " تحریک احمدیت " کے مطالعہ کے بعد وہ جملہ شرائط کے ساتھ جماعت احمدیہ سے دعا کے ملتجی ہیں - احباب جماعت سے گذارش ہے کہ وہ بھر دیو سنگھ صاحب کے کاروبار میں ترقی اور برکت کے لئے خصوصیت سے دعا کریں - اللہ تعالیٰ اسلام اور احمدیت کی سچائی بھی ان پر کھول دے۔

خاکسار
ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

پروگرام دورہ مکرم مولوی محمد صادق صاحب ناقد فاضل انسپکٹر بیت المال

جماعتہائے احمدیہ بہار و یو۔پی مورخہ ۱۰/۱۱/۶۱ تا ۱۵/۱۲/۶۱

مندرجہ ذیل جماعتہائے احمدیہ بہار و یو۔پی کے عہدیداران مال کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مکرم مولوی محمد صادق صاحب ناقد فاضل انسپکٹر بیت المال مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق مورخہ ۱۰/۱۱/۶۱ تا ۱۵/۱۲/۶۱ بغرض معائنہ حسابات۔ وصولی چندہ جات اور تشخیص بجٹ ۱۹۶۲-۶۳ء وغیرہ کے سلسلہ میں دورہ کریں گے۔ جملہ متعلقہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ سے توقع ہے کہ وہ انسپکٹر صاحب موصوف سے کماحقہٗ تعاون فرمائیں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

نمبر شمار	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	تاریخ روانگی	قیام عرصہ	کیفیت
۱	قادیان	۲-۱۱-۶۱	۲-۱۱-۶۱	۱	
۲	پٹنہ	۱۲ 〃 〃	۱۳ 〃 〃	۱	
۳	آرہ	۱۳ 〃 〃	۱۴ 〃 〃	۱	
۴	بنارس	۱۵ 〃 〃	۱۶ 〃 〃	۱	
۵	لکھنؤ	۱۶ 〃 〃	۱۸ 〃 〃	۲	
۶	کانپور	۱۸ 〃 〃	۲۰ 〃 〃	۲	
۷	مودھا	۲۰ 〃 〃	۲۱ 〃 〃	½	
۸	کمبریا	۲۱ 〃 〃	۲۱ 〃 〃	½	
۹	مسکرا	۲۱ 〃 〃	۲۲ 〃 〃	۱	
۱۰	راٹھ	۲۲ 〃 〃	۲۳ 〃 〃	۱	
۱۱	چرگاؤں	۲۳ 〃 〃	۲۴ 〃 〃	۱	
۱۲	صالح نگر	۲۵ 〃 〃	۲۷ 〃 〃	۲	
۱۳	ننگلہ گھنو	۲۷ 〃 〃	۲۹ 〃 〃	۲	
۱۴	سانڈھن	۲۹ 〃 〃	۱-۱۲-۶۱	۲	
۱۵	دہلی	۲-۱۲-۶۱	۴ 〃 〃	۲	
۱۶	امروہہ	۷ 〃 〃	۹ 〃 〃	۲	
۱۷	سردار نگر	۶ 〃 〃	۸ 〃 〃	۱	
۱۸	انجولی	۸ 〃 〃	۱۰ 〃 〃	۱	
۱۹	البیٹہ	۱۱ 〃 〃	۱۲ 〃 〃	۲	
۲۰	بجہ پورہ	۱۲ 〃 〃	۱۴ 〃 〃	۱	
۲۱	قادیان	۱۵ 〃 〃	—	—	

پروگرام دورہ مکرم مولوی سراج الحق صاحب انسپکٹر بیت المال

جماعتہائے احمدیہ جنوبی ہند ۱۰/۱۱/۶۱ تا ۲۴/۲/۶۱

مندرجہ ذیل جماعتہائے احمدیہ جنوبی ہند کے جملہ عہدیداران مال کو اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی سراج الحق صاحب انسپکٹر بیت المال حسب ذیل پروگرام کے مطابق مورخہ ۱۰/۱۱/۶۱ تا ۲۴/۱۱/۶۱ بغرض پڑتال حسابات۔ وصولی چندہ جات و تشخیص بجٹ ۱۹۶۲-۶۳ء وغیرہ کے سلسلہ میں دورہ کریں گے۔ جملہ متعلقہ جماعتوں کے عہدیداران سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ انسپکٹر صاحب موصوف سے کماحقہٗ تعاون فرمادیں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

نمبر شمار	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	تاریخ روانگی	عرصہ قیام	کیفیت
۱	چنتہ کنٹہ	۱۰-۱۱-۶۱	۱۳-۱۱-۶۱	۳	
۲	اوٹکور	۱۴ 〃 〃	۱۵ 〃 〃	۱	
۳	رائچور	۱۵ 〃 〃	۱۶ 〃 〃	۱	
۴	دیودرگ	۱۶ 〃 〃	۱۸ 〃 〃	۱	
۵	تیماپور	۲۰ 〃 〃	۲۰ 〃 〃	۱	
۶	یادگیر	۲۰ 〃 〃	۲۴ 〃 〃	۳	
۷	حیدرآباد	۲۴ 〃 〃	—	—	

سردار گوردیال سنگھ باجوہ کی لڑکی شریمتی مہندر کور کی شادی کی تقریب!

قادیان مورخہ ۲/۱۱/۶۱ آج سردار گوردیال سنگھ باجوہ برادر اصغر جناب ڈاکٹر ارجن سنگھ باجوہ قادیان کی لڑکی شریمتی مہندر کور کی شادی کی تقریب تھی۔ جس میں دور و نزدیک بہت سے معزز احباب شریک ہوئے۔

جناب سردار گورنجن سنگھ صاحب باجوہ ایم۔ایل۔اے سابق وزیر پنجاب اور جناب سردار ایس۔ ایس باجوہ، آئی۔پی۔ایس بھی اس موقعہ پر تشریف لائے بیاہت کیا پور سے آئی۔ شادی سردار سرجیت سنگھ بڑ ایم۔ایس۔سی ولد ڈاکٹر امراؤ سنگھ صاحب سے ہوئی۔

جماعت کی طرف سے جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی اور جناب مولوی برکات احمد صاحب راجیکی بی۔اے ناظر امور عامہ تقریب میں شامل ہوئے۔ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مبارک کرے۔ (نامہ نگار)

مقامی این۔سی۔سی کی تقریب

قادیان مورخہ ۵/۱۱/۶۱ آج کالج کے این سی سی کیڈٹ کی سالانہ تقریب تھی جس میں مختلف کھیلوں کا دلچسپ پروگرام پورا کیا گیا اور انعامات تقسیم کئے گئے۔ جملہ کارروائی جناب سردار گوردیال سنگھ صاحب سیکرٹری کالج کمیٹی کی صدارت میں ہوئی۔ تقسیم انعامات کے بعد معززین شہر کو کالج کی طرف سے چائے کی دعوت دی گئی۔ انعامات سردار گوردیال سنگھ صاحب باجوہ نے تقسیم کئے۔ جناب سردار گورنجن سنگھ باجوہ ایم۔ایل۔اے سابق وزیر پنجاب نے بھی شرکت فرمائی۔

جماعت کی طرف سے مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی بی۔اے ناظر امور عامہ اور مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے اس تقریب میں شامل ہوئے۔ اور نئے احباب کو سلسلہ کا لٹریچر دیا۔ (نامہ نگار)

چندہ جلسہ سالانہ

جلسے سے قبل چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی ضروری ہے

جلسہ سالانہ قادیان امسال ۱۶-۱۷-۱۸ر دسمبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ اس کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے چندہ جلسہ سالانہ جاری ہے۔ جس کی شرح ہر دوست کی سال میں ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ یا سالانہ آمد کا ۱/۱۲۰ حصہ بطور لازمی چندہ کے مقرر ہے۔ اس چندہ کی ادائیگی جلسہ سالانہ سے قبل سو فی صدی ہو جانا چاہیئے۔ تاکہ بر وقت ضروریات کے لئے اجناس وغیرہ خرید کی جا سکیں۔ چونکہ اب تک اس چندہ کی رقم بہت کم وصول ہوئی ہے۔ اور آمد کی موجودہ رفتار بھی تسلی بخش نہیں ہے۔ اس لئے جملہ جماعتوں کے صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال کو اس طرف توجہ دلاتے ہوئے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کے لئے ابھی سے خاص کوشش اور جدوجہد شروع کر دیں۔ اور جو احباب یکمشت ادائیگی کی توفیق رکھتے ہوں ان سے فوری طور پر یکمشت وصولی کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ اور جو دوست یکمشت ادائیگی نہ کر سکتے ہوں ان سے ابھی اقساط سے وصولی شروع کر دیں کہ جلسہ سالانہ تک تمام احباب کے چندہ جلسہ سالانہ کی سو فیصدی وصولی ممکن ہو سکے

جو احباب اس چندہ کی ادائیگی میں جلدی کریں گے وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ ثواب کے مستحق ہوں گے۔ کیونکہ اس سے اجناس نسبتاً سستی خریدی جا سکیں گی۔

امید ہے کہ جملہ عہدیداران اور احباب جماعت چندہ جلسہ سالانہ کی سو فی صدی ادائیگی کا اولین فرصت میں انتظام کر کے فرض شناسی کا ثبوت دیں گے

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریاں کماحقہٗ ادا کرنے کی توفیق بخشے

آمین۔ ناظر بیت المال قادیان

خبریں

نیو یارک ۶ر نومبر۔ بھارت کے پردھان منتری پنڈت جواہر لال نہرو کل شام سات بجکر ۲۸ منٹ پر (ہندوستانی ٹائم کے مطابق رات کے ایک بجکر ۸ منٹ پر) آئیڈل وائلڈ کے ہوائی اڈہ پر پہنچے جبکہ قریباً ۵۰ اشخاص کے ہجوم نے اُن کا سواگت کیا۔ ہوائی اڈہ پر جو ممتاز لوگ موجود تھے اُن میں ہندوستانی سفیر شری بی۔ کے نہرو امریکہ کے محکمہ خارجہ کے خاص افسر مسٹر اینگر بیڈل اور نیو یارک کے کمشنر مسٹر رچرڈ پیٹرسن شامل تھے پنڈت نہرو لندن سے نہایت تھکا دینے والی سات گھنٹے کی پرواز کے بعد بھی خوش وخرم اور ہشاش بشاش نظر آتے تھے مسٹر پیٹرسن نے نیو یارک کے شہر کی طرف سے پنڈت نہرو کا "عظیم دوست" کے الفاظ سے سواگت کیا۔ مسٹر پیٹرسن نے اپنی تقریر میں کہا۔ آپ کے پہلے دوروں کی طرح موجودہ دورۂ امریکہ کے وقت بھی ہمارے دروازے اور ہمارے دل آپ کے لئے کھلے ہیں۔ پنڈت نہرو نے سواگتی تقریر کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ میرے لئے یہاں آنا ہمیشہ ہی ایک پُرجوش تجربہ رہا ہے۔ میں یہاں صرف پرانے دوستوں کو ہی نہیں ملتا۔ بلکہ میں ملک کے باشندوں کو دیکھتا ہوں۔ اور ان کے خیالات اور ردِّ عمل کو معلوم کرتا ہوں۔ جب نامہ نگاروں نے دریافت کیا کہ آپ صدر کینیڈی کے ساتھ کن معاملات پر بحث و تمحیص کریں گے۔ تو پنڈت نہرو نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ میں ہر قسم کی باتوں پر بحث و تمحیص کروں گا۔ ان میں سب سے زیادہ اہم امن عالم کا معاملہ ہے۔ ایک نامہ نگار نے سوال کیا کہ ہندوستان جیسے غیر جانبدار ممالک امن کو برقرار کرنے کے لئے سب سے بڑا کونسا پارٹ ادا کر سکتے ہیں۔ پنڈت نہرو نے جواب دیا کہ امن اور تعاون کی فضا پھیلانا ہی ان کا سب سے بڑا پارٹ ہو سکتا ہے ایک نامہ نگار نے دریافت کیا کہ کیا آپ یہ پیشگوئی کر سکتے ہیں۔ کہ مستقبل قریب میں پائیدار اور مستحکم امن عالم ہو جائے گا۔ پنڈت نہرو نے کہا میں پیغمبر نہیں ہوں تاہم ہم سب امن کے حامی ہیں۔

دہلی ۶ر نومبر۔ تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ فرخ آباد شنڈلا کے درمیان جو ریل گاڑی کو حادثہ پیش آیا ہے وہ تیز رفتاری کی وجہ سے ہوا تھا۔ اسی بنا پر ریلوے بورڈ نے تمام اسٹاف کو وارننگ دی ہے کہ ریل گاڑیاں تیز چلانے والے سٹاف کو سخت سزائیں دی جایا کریں گی

ننگل ۶ر نومبر۔ کامن ویلتھ پریس یونین کانفرنس کے ڈیلی گیٹوں نے جو آجکل بھارت کا دورہ کر رہے ہیں کل دُنیا کے سب سے اُونچے بندھ یعنی بھاکڑہ ڈیم کا معائنہ کیا۔ یونین کے چیئرمین مسٹر آسٹر نے جو "لندن ٹائمز" کے ایڈیٹر ہیں ڈیم کو نہایت شاندار کارنامہ قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اس سے شمالی ہندوستان کے بہت سے لوگوں کو فائدہ پہنچے گا۔ اس سے نہ صرف کافی بجلی پیدا ہوگی بلکہ بہت سی زمین بھی سیراب ہوگی بھاکڑہ ڈیم سے ملک کے شمالی حصہ کی کایا پلٹ دینے میں مدد ملے گی۔ بھارت کے جن انجنیروں اور مزدوروں نے اسے تعمیر کیا ہے وہ تعریف کے مستحق ہیں۔

نیو یارک ۶ر نومبر۔ پردھان منتری پنڈت نہرو نے نیو یارک پہنچنے کے چند گھنٹے بعد ایک ٹیلی ویژن انٹرویو میں متعدد سوالات کا جواب دیا۔ ان سوالات میں بعض نہایت پیچیدہ تھے۔ تاہم شری نہرو ان سے پورے طور پر عہدہ برآ ہوئے۔ آپ نے ایک سوال کے جواب میں اعلان کیا کہ ایٹمی تجربات پھر سے شروع ہونے کے نئے دور کی ذمہ داری بیشتر حد تک روس پر ہے۔ کیونکہ اس نے ایٹمی تجربات کی بندش کے معاہدہ کو توڑا ہے۔ آپ نے امریکی اخبارات میں بار بار دہرائے جا رہے اس الزام کی پُرزور تردید کی کہ بھارت ایٹمی تجربات پھر سے شروع ہونے کے معاملہ میں روس اور امریکہ کو ایک ہی سطح پر رکھتا ہے۔ اور کہ وہ بغیر کسی کنٹرول کے تجربات بند رکھنے کا حامی ہے۔ شری نہرو سے پوچھا گیا کہ امریکہ میں بھارت کے وزیر دفاع شری کرشنا مینن کی جنرل اسمبلی میں تقاریر سے یہ مان لیا گیا ہے کہ ایٹمی تجربات شروع کرنے کے سلسلہ میں بھارت امریکہ اور روس دونوں کو برابر ذمہ دار سمجھتا ہے۔ شری نہرو نے جواب میں کہا۔ میں نے تو شری مینن کی تقریر سے ایسا تاثر نہیں لیا۔ تاہم یہ واضح ہے کہ روس نے ایٹمی تجربات بند رکھنے کے معاہدہ کو توڑا ہے۔ اس طرح ایٹمی تجربات کے پھر سے شروع ہونے والے نئے دور کی زیادہ تر ذمہ داری روس پر ہے۔ آپ نے مزید کہا۔ میں تمام طرح کے ایٹمی تجربات کے سخت خلاف ہوں اور ایٹم اور ہائیڈروجن بموں کو دنیا کے لئے سخت نقصان دہ سمجھتا ہوں آپ نے کہا بھارت ایٹمی تجربات معطل رکھنے کے معاہدہ کو اس سلسلہ میں ہونے والے بڑے معاہدہ کی طرف جس کے ساتھ کنٹرول اور معاینہ کے نظام وابستہ ہوگا۔ ایک قدم تصور کرتا ہے میں تو چاہتا ہوں کہ ہر مرحلہ پر کنٹرول اور معائنہ کا سسٹم وضع کیا جائے۔ لیکن اگر آپ یہ کہیں کہ جب تک معاہدہ نہیں ہوتا۔ تب تک ایٹمی تجربات جاری رہنے چاہئیں۔ تو یہ ایک خطرناک بات ہوگی۔ ہماری تجویز ہے کہ اس عبوری عرصہ میں ایٹمی تجربات معطل رہنے چاہئیں۔ آپ نے کہا میں نے ایٹمی تجربات کے پھر سے اجراء کے متعلق وزیر اعظم روس مسٹر خروشچیف کو اپنے خیالات سے آگاہ کیا۔ تب اُنہوں نے مجھے اپنے اس اقدام کے پس منظر اور وجوہات کی وضاحت کی مگر ان کے جواب سے میں مطمئن نہیں ہو سکا۔ شری نہرو نے یہ بھی کہا کہ بھارت سرکار کی یہ رائے بھی ہے کہ اگر امریکہ محض اس وجہ سے بم دھماکہ کرتا ہے کہ روس نے ایٹمی تجربات کئے ہیں۔ تو یہ بھی بُرا ہے۔ روس کی دیکھا دیکھی خواہ کوئی ملک ایٹمی تجربہ کرے خواہ برطانیہ ہو خواہ امریکہ خواہ فرانس ہو اور خواہ چین خواہ سارے ملک اکٹھے ہی دھماکہ کریں۔ یہ بُری بات ہوگی ہماری رائے میں ہر طرح کے ایٹمی تجربات بُرے ہیں۔ ہم کسی امریکہ یا کسی اور ملک کو کسی قسم کا مشورہ نہیں دینا چاہتے۔

نئی دہلی ۶ر نومبر۔ ملازمت تعلیم اور عدالتی کاروائی کے لئے رجسٹروں اور فارموں میں ذات یا فرقہ کا اندراج ترک کر دیا گیا ہے۔ اس مطلب کی اطلاع صوبائی سرکاروں نے مرکز کو دے دی ہے سکولوں کالجوں اور یونیورسٹیوں میں داخلہ کے فارموں میں بھی ذات پات یا فرقہ کا خانہ نہ ہوگا۔ وزارت داخلہ نے صوبائی سرکاروں سے درخواست کی تھی کہ سرکاری رجسٹروں یا فارموں میں ذات یا فرقہ کا اندراج ختم کر دیا جائے۔ اور یہ اقدام اسی درخواست کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ سردست ملازمت کے فارموں اور داخلہ کے فارموں میں صرف یہی پوچھا جائے گا۔ کہ آیا متعلقہ شخص شیڈولڈ ذاتیوں یا قبائل سے تو تعلق نہیں رکھتا۔

چنڈی گڑھ ۶ر نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ عالمی بنک کی انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ ایسوسی ایشن نے پنجاب میں سیلابوں پر کنٹرول کی سکیم کیلئے ایک کروڑ ڈالر قرضہ دینا منظور کر لیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ پلان میں اس سکیم پر ۱۵ کروڑ روپیہ صرف ہوگا۔

تحریک جدید کے سال ۲۸/۱۸ کی تعداد دہندگی

تحریک جدید کے نئے سال میں یعنی ۲۸/۱۸ سے پورے وعدے جن مخلصین نے ادا فرما دئیے ہیں ان کے ناموں کی فہرست کی گنجائش نہ ہونے کے باعث شائع نہیں ہو سکی۔ اگلی اشاعت میں دی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

وکیل المال تحریک جدید قادیان

قبر کے عذاب سے

بچو!

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

تحریک جدید کا نیا سال

(بقیہ صفحہ ۲)

کی طرف بھاگی جا رہی ہے۔ اور اس پر کس قدر صرف کرتی ہے۔ ساتھ ہی اس کے بُرے نتائج سے بھی چلا رہی ہے۔ لیکن خوش قسمت ہے جماعت احمدیہ جس نے اپنے پیارے امام ہمام کی آواز پر لبیک کہی اور ایسی فضولیات سے کنارہ کشی اختیار کی جس کے نتیجہ میں ان کے اموال بھی محفوظ رہے جس سے اُنہوں نے دین اسلام کی خدمت اور بنی نوع انسان کی سچی ہمدردی میں خرچ کیا۔ اور سب سے اُس کی روحانیت بھی محفوظ و مصئون رہی۔ یہ ہے تحریک جدید کی بے بہا برکات میں سے ایک چھوٹی سی مثال!! پس اے مخلصین جماعت اس بابرکت تحریک کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنائیے اس کے جملہ مطالبات پر اپنی خصوصی توجہ دیجئے۔ ان میں بیان فرمودہ ہدایات پر کاربند ہونے کی پوری کوشش کیجئے تب آپ دیکھیں گے کہ مالی مطالبات کا حصہ بھی آپ آسانی کے ساتھ پورا کر سکیں گے۔ اور آپ کی روحانیت بھی زیادہ پختہ اور لذت بخش بن جائے گی۔